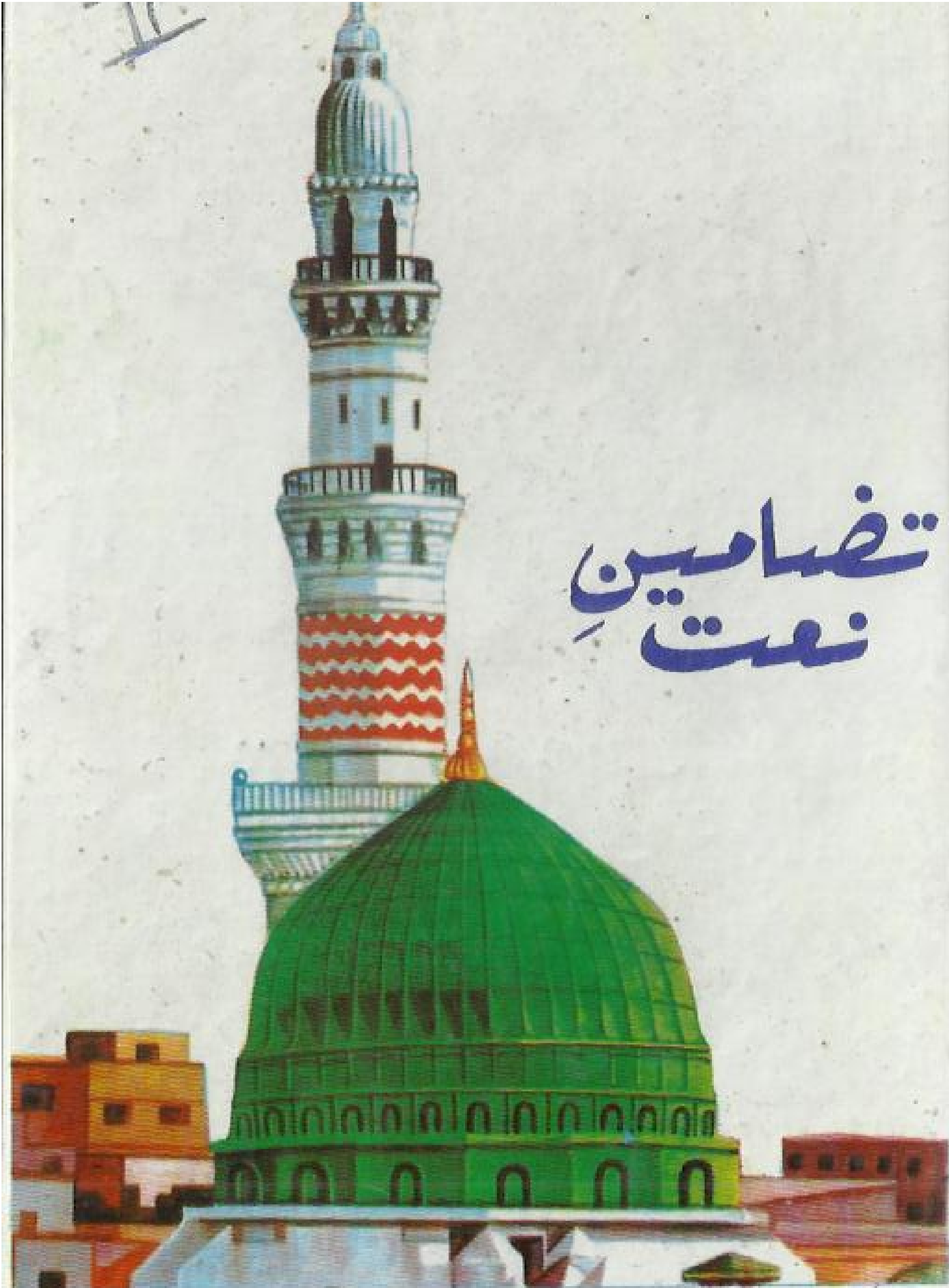


تضامینِ نعت

راجا رشید محمود

شعرِ اقبالؒ پہ بنیاد رکھی ہے جس کی
فضلِ خالق سے ہے یہ گیارھواں دیواں میرا

تضامینِ نعت

شاعرِ مشرق

حکیم الامت

علامہ محمد اقبالؒ

کے

اشعارِ نعت

پر

تضمینیں

تضمین نگار:

راجا رشید محمود

مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) لاہور

شاعر کا گیارھواں اُردو مجموعۂ نعت

تضامینِ نعت

(علامہ اقبالؒ کے نعتیہ اشعار پر تضمینیں)

شاعر: راجا رشید محمودؒ

(ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)

مصحح: شہناز کوثر

کمپوزنگ/ڈیزائننگ: مدنی گرافکس، 5 حسن چیمبر، عقب مزار قطب الدین ایبک، نیو انارکلی لاہور۔ فون: 7230001

طباعت: نیو فائن پرنٹنگ پریس، لاہور

اشاعت: اول (۲۷ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ)

تعداد: ۱۰۰۰

قیمت: ایک سو روپے

ناشر:

مکتبۂ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

اظہر منزل، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ، لاہور، فون: 7463684

مریدِ ہندیؒ کی وساطت سے

پیرِ رومیؒ کے نام......

سیمای فکر

☆☆☆☆☆

عبد ہم ہیں، عبدهٗ سرکار ﷺ ہیں
اک زمیں، اک آسماں، المختصر

ہم ہوئے نامحرمی کے مدّعی
وہ حقائق آشنا، وہ حق نگر

حال سے اک اک کے، محرم وہ ہوئے
ہم تو اپنی بھی نہیں رکھتے خبر

ہم خطا و جُرم میں اپنی مثال
وہ مددگار و شفیع و داد گر

ذرّۂ بیزار ان کا آفتاب
حیف ظلمت میں رہے ہم عمر بھر

حق کے بندے ہم، مگر احقر نہاد
وہ حبیبِ کبریا، خیرُ البشر ﷺ

ہم تنزّل سے دھنسے زیرِ زمیں
اور علو کرتے وہ پہنچے عَرش پر

وہ پیمبر ﷺ ہادیِ راہِ ہُدیٰ
خود سے ہم نا آشنا، گمراہ تر

یہ طریقہ ہم سے بدبختوں کا ہے
معصیت کاری میں کرتے ہیں بسر

اور سلیقہ دیکھ لو سرکار ﷺ کا
التفات و لطف و عفو و درگزر

دیکھنا مقصود ہے گر اہلِ شوق
فرق دونوں میں عیاں ہے کس قدر

تو کلامِ شاعرِ مشرقؒ پڑھو
''عبد دیگر، عبدہٗ، چیزے دگر
ما سراپا انتظار، او منتظَر''

اپنے آقا ﷺ سے عقیدت کو جو محکم کر لے
یہ کہا رب نے کہ موجود و عدم تیرے ہیں

عبدِ سرکارِ مدینہ ﷺ جو تو کہلائے گا
مسجد و منبر و محراب و حرم تیرے ہیں

لے چلیں گے تجھے فردوس کی منزل پہ یہی
جانبِ طیبہ کو اٹھے جو قدم تیرے ہیں

اُمتی ان کا جو ٹھہرا، تو مبارک ہو تجھے
شرق و غرب اور عَرب اور عجم تیرے ہیں

دیدِ سرکار ﷺ کی خواہش میں جو ہے گریہ کناں
ایسی صورت میں کہاں رنج و الم تیرے ہیں

جو بنے پیروئ سرورِ عالم ﷺ کے طفیل
رہنما دنیا کو وہ نقشِ قدم تیرے ہیں

یہ زماں اور مکاں، اور عوالم سارے
لطفِ احمد ﷺ سے، یہ فیضانِ کرم تیرے ہیں

دشت و صحرا تو ہیں اک دھول ترے قدموں کی
باغِ فردوس و گلستانِ ارم تیرے ہیں

تُو جو اُن کا ہے تو جتنے ہیں خزانے میرے
ذاتِ اقدس نے کہا، میری قسم! تیرے ہیں

فخر کر، رب نے تری بات بنائی ایسے
"کی محمد ﷺ سے وفا تُو نے، تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں"

....

نُورِ سرکار ﷺ کی تخلیق سے آغاز کیا
جب کیا خالق و مالک نے ظہور آپ اپنا

اپنے محبوبِ مکرّم ﷺ کو جہاں میں بھیجا
اس نے خلوت کو جو جلوت میں بدلنا چاہا

سرِ آئینۂ اِسرا نہ کسی نے دیکھا
کوئی کس کا تھا محب، کون تھا کس کا شیدا

رب رؤف اور رحیم، اور مرے آقا ﷺ بھی
ہیں عجب اس سے مفاہیم و معانی پیدا

"قابَ قوسَین" کی قُربت سے بھی جو کم ٹھہری
یہ وہ قربت تھی کہ جائز ہُوا اس کا اِخفا

یہ ہے قرآں میں وضاحت کہ خداوندِ جہاں
الفت و عشق کا رکھتا ہے کسی سے ناتا

ربِّ اکرم نے رکیا ان ﷺ کو رسولِ اکرم
اُس کا عنقا تو اِن کا بھی نہیں ہے سایہ

لامکاں میں ہو کہ طیبہ کے گلی کوچوں میں
اس نے وحدت میں نہ کچھ فرق دُوئی کا رکھا

ربّ نے "اَوْحٰی" جو کہا ہے تو ہے ممکن یہ بھی
بھید کُھل جائے مگر پھر بھی رہے درپردہ

خلوتِ خاص میں جب رب نے انھیں دی تخصیص
کیا۔ رہی اس پہ بھی وہ ذاتِ یگانہ تنہا

منزلِ قُرب میں دو جلوؤں کو لا کر رب نے
راز یوں کثرت و وحدت کا کیا ہے افشا

کس کا فرمان کسی اور کا فرمان ہُوا
مُتّبع کس کا ہے جو ربِّ جہاں کو بھایا

کس کی بیعت ہے جو اللہ کی بیعت ٹھہری
دستِ محبوبِ خدا ﷺ ہاتھ، کہو ہے کس کا

"اَیُّکُمْ مِثْلِیْ" کی دی کس نے تحدّی سب کو
"مَارَمَیْتَ" کا ہے کس ہستی کی خاطر چرچا

رب کو خالق، انھیں کہتا ہوں میں اس کا محبوب
میں پیمبر ﷺ کو خدا تو نہیں کہتا، حاشا

شعرِ اقبالؔ میں، مَیں نے یہ جسارت کی ہے
جس جگہ لکّھا تھا "یثرب" وہاں "طیبہ" رکّھا

ورنہ اُس شخص پہ اَسرارِ حقیقت وا ہیں
رازِ درپردہ کا میں نے اُسے محرم پایا

وہ قلندر ہے، حق آگاہ ہے، اور کہتا ہے
"پیرہن عشق کا جب حُسنِ ازل نے پہنا
بن کے طیبہ میں وہ آپ اپنا خریدار آیا"

....

دل سے سرکار ﷺ کی مدحت کی صدا آتی ہے
قصۂ عشق و وفا لکھا ہے ایسا اِس پر

اپنے محبوب ﷺ کی الفت کو جگہ دی اِس میں
یہ کرم تو نے کیا ہے مرے مولا اِس پر

محترم ہے یہ زمانے کی نگاہوں میں بھی
خوش نہ کیوں ہوتا ہر اک دیدۂ بینا اس پر

انحصار اور بھی لوگ اِس پہ کیا کرتے ہیں
خوش گمانی نہیں خود مجھ کو ہی حاشا اس پر

نظر انداز اسے آپ نہ فرمائیں کبھی
آپ کی چشمِ ترحّم رہے آقا ﷺ اِس پر

مستنیر اس کا ہر اک گوشہ ہوا جاتا ہے
روشنی ڈالتا ہے گنبدِ خضرا اِس پر

شہرِ سرکار ﷺ کی باتیں ہی اسے بھاتی ہیں
ہے عنایاتِ پیمبر ﷺ کا جو سایہ اس پر

ہو گئی میری مدینے میں رسائی آساں
جب بھی احساس نے فرمایا بھروسا اس پر

خاکِ طیبہ سے شناسا یہ ہوا ہے جب سے
میرا اُس روز سے کوئی نہیں دعویٰ اس پر

احترام اس کا، فرشتے بھی کیا کرتے ہیں
ثبت سرکار ﷺ کا ہے نقشِ کفِ پا اس پر

محوِ حیرت ہوں، یہاں کون چلا آتا ہے
''عرش کا ہے، کبھی کعبے کا ہے دھوکا اِس پر
کس کی منزل ہے الٰہی! مرا کاشانۂ دل''

....

تھا عزیز آقا ﷺ کو اُن کا بھی مفاد
جن کو تھا سرکارِ والا ﷺ سے عناد

تھا کرم سرکار ﷺ کا ضربُ المثَل
اس پہ عفو و درگزر تھی مُستزاد

کر دیا ان کو پیمبر ﷺ نے معاف
جو رہے آمادۂ شرّ و فساد

جنگ اُن سے' جو اٹھائیں اسلحہ
قولِ آقا ﷺ سے تھی یہ روحِ جہاد

لاشوں کا مُثلہ نپٹ ممنوع تھا
ان کا بھی' جن کے مظالم تھے زیاد

ابنِ حاتم کو بہت تکریم دی
اس کے والد کو بھی دی آقا ﷺ نے داد

اَمن نامہ اس کو آقا ﷺ نے دیا
جو چلا تھا قتل کرنے نامراد

قیدیوں سے بدر کے' حسنِ سلوک
لائقِ تعزیر تھے گو وہ عباد

چھوڑ کر قیدی ہوازن کے سبھی
کر دی واپس ان کی ساری جائیداد

کعب کی' دعثور کی' صفوان کی
زندگی پر کر دیا آقا ﷺ نے صاد

ہند اور وحشی بھی اور ہبّار بھی
ہو گئے آقا ﷺ کے در سے بامراد

تھا کرم عثمان بن طلحہ پہ بھی
بدتمیزی تھی اگرچہ اس کی یاد

عُتبہ و معتب پہ شفقت، حبّذا
ان پہ فرمایا نبی ﷺ نے اعتماد

فتحِ مکّہ پر پیمبر ﷺ کے خطاب
کا تھا عفوِ عام پر سارا مواد

اس لیے اقبالؒ کو کہنا پڑا
"آں کہ بر اعدا درِ رحمت گشاد
مکّہ را پیغامِ لَا تَثرِیب داد"

....

لوئی راتوں رات ہو آیا سرِ افلاک و عرش
کون سی ہستی تھی وہ؟ سرکار ﷺ وہ تھے آپ ہی

آپ کا ہے طُرفہ یہ اعزاز، امام الانبیاء ﷺ
انبیاءؑ سارے ہوئے معراج کی شب مقتدی

نُقطۂ پرکار واضح ہو گیا لَوْلَاکَ سے
آپ کی ہستی جہانوں کے لیے ہے مرکزی

موت ہے سرکارِ والا ﷺ کے کرم سے اِنحراف
اِس سے وابستہ رہیں تو زندگی ہے زندگی

دے کے عصیاں کوش لوگوں کو شَفاعت کی نوید
میرے آقا ﷺ آپ نے دی ہے تسلّی پیشگی

آپ نے اُمّت کے ہر ہر فرد کو تلقین کی
بھائی بندوں کی طرح سے ربط رکھّیں باہمی

اَنْتَ فِیْھِمْ کی ملی ہم کو نویدِ جاں فزا
تو عذابِ رب سے ہم کو مِل گئی ہے مخلصی

آپ کی عظمت کو تو سیلوٹ کرتے ہیں سبھی
مجھ سا عصیاں کار ہو، یا پارسا و متّقی

آپ نے خوشحال سب عُسرت زدوں کو کر دیا
ہو گئی ضرب المثل سرکار ﷺ کی دریا دلی

آپ کو سب معجزے رب نے ودیعت کر دیئے
آپ ہیں خلّاقِ عالم کے رسولِ آخری ﷺ

دست بستہ سب ہیں آقا ﷺ سے تمتّع کے لیے
وہ شجر ہوں یا حجر، ہوں جانور یا آدمی

اونٹ کرتے تھے زبانِ بے زبانی میں کلام
آپ سے ہر بات قصویٰ اور عضبا نے کہی

بُصریٰ کے اشجار سجدہ کر رہے تھے آپ کو
مُٹھی میں گویا ہوئی تھی کنکروں کی آگہی

یہ بھی اے میرے پیمبر ﷺ آپ کا ہے معجزہ
مجھ سا بے علم و ہنر اور نعت کی ہو شاعری

آپ کا حسنِ کرم ہے، آپ کا اعجاز ہے
یہ جو آنکھیں آپ کے تذکار میں ہیں شبنمی

میں تو پھر بھی جان اور احساس رکھتا ہوں حضور ﷺ
"خشک چوبے را زِ ہجرِ خویش گریاں کردہ ای"

....

معراج میں نبی ﷺ کو ملیں جو قدیر سے
ایسی کسی کو بھی نہ میسر تھیں خلوتیں

سرکار ﷺ ہی کو علم ہے، اوروں کو کیا خبر
کیسی ہیں ان سے خالقِ عالم کی اُلفتیں

دیکھی جو ذاتِ حق تو نہ جھپکی نبی ﷺ نے آنکھ
اِس پر گواہ ہو گئیں قرآں کی آیتیں

مہر و مہ و نجوم تھے ساکت شبِ وصال
ٹھہرا تھا وقت اور گُم اس کی تھیں ساعتیں

اللہ! قدسیانِ فلک تک نے دیکھ لیں
اسرا کی رات، سرورِ عالم ﷺ کی رفعتیں

رب اور حبیبِ رب ﷺ کا ملن ہو چکا مگر
کیا جانیے کہ کیسی رہیں ان کی قربتیں

فرشِ زمیں سے عرش تک نقشہ عجیب تھا
کون و مکاں میں تھیں تو مسلّط تھیں حیرتیں

جب مل گیا ہے نورِ پیمبر ﷺ سے نورِ حق
دُنیا سے دور کس طرح ہوتیں نہ ظلمتیں

معراج میں ہمارے لیے یہ نوید ہے
ہم کو ملیں شفاعتِ سرکار ﷺ کی چھتیں

وقتِ وصال بھی رہا سرکار ﷺ کو خیال
ناگفتہ بہ ہیں ملّتِ بیضا کی حالتیں

دینے کو طالحین کو نعمت کے رُوپ میں
اسرا میں دیکھیں میرے پیمبر ﷺ نے جنّتیں

عصیاں شعار اُمتیوں کے لیے حضور ﷺ
اس رات لائے ربِّ دو عالم سے نعمتیں

قدرت ہے یہ بھی خالقِ ہر انس و جان کی
ظاہر ہوئی ہیں جس سے پیمبر ﷺ کی قدرتیں

بالائے عرش چلتے چلے جا رہے تھے آپ
دیکھو حبیب خالق و مالک ﷺ کی طاقتیں

ہر راہرو کے پیش رو راہِ خدا میں تھے
ہر تیز رو سے لے گئے سرکار ﷺ سبقتیں

دانائے رازؐ پردہ کُشا اِس طرح ہوا
''اک جست ہی میں طے ہیں دو عالم کی وسعتیں
اور رشتۂ زمان و مکاں کٹ گیا ہے آج''

....

کرے گا مُتّقی تقلیدِ آقا ﷺ
یہی لوحِ مُقدّر کی ہے تحریر

اطاعت لازمی ہے مصطفیٰ ﷺ کی
بچاؤ کی یہی ہے ایک تدبیر

چلیں گے اِتّباعِ مصطفیٰ ﷺ میں
تو مل جائے گی سب خوابوں کی تعبیر

نقوشِ پائے آقا ﷺ رہنما ہیں
ہے یہ نسخہ مُجرّب اور اکسیر

دکھائی راہ معراجِ نبی ﷺ نے
کہ مسلم ہو کرو ہر شے کو تسخیر

ہے رحمت رب کی ان پر سایہ گستر
عبادِ مصطفیٰ ﷺ کیسے ہوں دل گیر

بہت گزری ہیں نظروں سے ہماری
کتابِ عشق و الفت کی تفاسیر

مگر اقبالؒ نے یوں راز کھولا
"کشودم پردہ را از رُوئے تقدیر
مشو نومید و راہِ مصطفیٰ ﷺ گیر"

....

ہوتی مقصود نہ جو اپنے نبی ﷺ کی تخلیق
ذات اقدس بس اُسی نہج پہ تنہا ہوتی

عرش و افلاک، نہ حوریں، نہ فرشتے ہوتے
نہ کوئی شے، نہ کسی شے کی تمنا ہوتی

کوئی جولاں گہِ افکار نہ ہوتی ہرگز
کیسی دُنیائے تصوّر وہ تو عنقا ہوتی

ذات جب اس کی نہاں اور نہاں تھے اوصاف
پھر ربوبیّت خالق کبھی پیدا ہوتی؟

پردہ اٹھ جاتا، یہ ممکن تھا، یہ واجب تھا، اگر
ماسوا اس کے، کوئی شے پسِ پردہ ہوتی

یہ تماشے ہیں جو قدرت کے' نہ ہوتے دن رات
پیدا ہوتی نہ کوئی چیز' نہ مُردہ ہوتی

بات کرتا نہ کوئی' کوئی نہ سنتا اس کو
رد نہ ہوتی' نہ کوئی بات گوارا ہوتی

حال کی' ماضی و فردا کی نہ ہوتی تفریق
آج کل ہوتے' نہ اِس طرز کی دنیا ہوتی

آپ ﷺ کا حسن دکھانا اسے مطلوب تھا سب کو ورنہ
جو بھی شے ہوتی' نہ ہونے ہی کا ہونا ہوتی

نیستی ہی کا تعلّق سرِ ہستی ہوتا
"چشمِ ہستی صفتِ دیدۂ اعمٰی ہوتی
دیدہ کُن میں اگر نور نہ ہوتا تیرا"

....

حکم رانی اُن کی' ہر دنیا پہ ہے
ہیں نبی ﷺ شاہِ عجم' شاہِ عرب

ان سے وابستہ ہے نظمِ کائنات
ان سے قائم ہیں ہمارے روز و شب

ان کی نظروں میں برابر ہیں سبھی
ایک ہیں اُس بارگہ میں سب کے سب

رکیں غلاموں کو عنایت عزّتیں
اتّقا ٹھہرایا عظمت کا سبب

ہیں بلالؓ و ابنِ یاسرؓ سرفراز
سرنگوں بوجہل ہے اور بولہب

نام لیواؤں کو کی تلقینِ خلق
کینہ و بُغض و حَسَد ہو نے غضب

سب برادر ہیں‘ برابر ہیں سبھی
یوں سکھایاہے ہمیں الفت کا ڈھب

دکھ میں مومن کے ہو ہر مومن شریک
ہو خوشی سب کے لیے وجہِ طرب

کبریا کے غیر سے منہ موڑ لو
جو بھی چاہو‘ وہ کرو رب سے طلب

رکھو اقدارِ شرافت کا خیال
بے تعصّب ہو‘ تو ہو گے بے تعب

ہے خلاصہ ان کی تعلیمات کا
چھوٹوں پر شفقت‘ بزرگوں کا ادب

کرتے تھے تغلیطِ عصبیّت مُدام
کھولتے تھے جب مرے سرکار ﷺ لب

یہ بتاتے تھے کہ اچھا سب سے ہے
جس کو ہیں تسلیم سب احکامِ رب

یہ قریشی ہے‘ یہ سیّد‘ یہ کمین
فرق یہ کرتے نہ تھے محبوبِ رب ﷺ

وحدتِ انساں کے داعی تھے نبی ﷺ
”مذہبِ اُو قاطعِ ملک و نسب
از قریش و منکر از فضلِ عرب“

....

خوبیاں ساری ہیں اِس میں مُستتر
حُسن جو رب کا ہے منظورِ نظر

رُخ نبی ﷺ کا، رات اِسرا کی، چہ خوب
حق، حقیقت کیش، حق گو، حق نگر

مَنْ رَّاٰنِیْ کا ہے چہرہ رُوئے پاک
جو ہے وَجْہَ اللہ سے نزدیک تر

آپ ﷺ جیسا ہے کہاں؟ کوئی نہیں!
دیکھ لو ساری تواریخ و سیَر

ہر صحابیؓ کو خدا آتا تھا یاد
سرورِ عالم ﷺ کا چہرہ دیکھ کر

ذکر مَنَّ اللہ کا ہوتا رہے
چہرۂ وَالشَّمْس کو دیکھو اگر

خوبصورت ماسوا سرکار ﷺ کے
کوئی ہو سکتا نہیں ہے اِس قدر

کیا سراپائے پیمبر ﷺ کا مقام
نعل تک معراج میں ہے مقتدر

عشق رب با مصطفیٰ ﷺ وحدت نہاد
عشقِ احمد ﷺ با خدا وحدت اثر

ربِّ عالم ہے محب سرکار ﷺ کا
ہوں مرے۔ ماں باپ قرباں آپ ﷺ پر

میرے آقا ﷺ! بات ہے دیدار کی
"تا مُرا افتاد بر رُویت نظر
از اَب و اَم گشتہ ای محبوب تر"

....

آپ کے لطف و کرم سے یا نبی ﷺ
ہم ہوئے ہیں لطف یابِ زندگی

آپ ہیں تکوینِ عالم کا سبب
آپ سے ہے فتحِ بابِ زندگی

آپ کی چشمِ کرم کے فیض سے
دور ہو گا اضطرابِ زندگی

الفتِ سرکار ﷺ عنوانِ جہاں
مدحِ آقا ﷺ انتسابِ زندگی

شفقتیں سرکار ﷺ کی مسطور ہیں
کھول کر دیکھو کتابِ زندگی

ابر رحمت آپ ﷺ کا چھا جائے گا
کھل کے برسے گا سحابِ زندگی

سن رہا ہوں نغمۂ مدحِ نبی ﷺ
چھیڑ کر تارِ ربابِ زندگی

وہ رہا اکرام ارزاں آپ ﷺ کا
یہ رہی راہِ صوابِ زندگی

دانش و حکمت نبی ﷺ کی، بن گئی
وجہِ ترتیبِ نصابِ زندگی

موت کا ڈر آپ ﷺ نے زائل کیا
ختم ہے اک یہ بھی بابِ زندگی

پائے گا مثبت نتائج آپ ﷺ سے
جو کرے گا احتسابِ زندگی

پیروی سرکار ﷺ کی کرتا ہے جو
فرد ہے وہ کامیابِ زندگی

ولولہ فکر و نظر کا آپ ﷺ سے
آپ ﷺ سے ہے انقلابِ زندگی

کاش ہو وردِ درودِ پاک پر
یہ غروبِ آفتابِ زندگی

کائناتیں آپ ﷺ کی خاطر بنیں
"اے ظہورِ تو شبابِ زندگی
جلوہ ات تعبیرِ خوابِ زندگی"

....

گریہ بھی وہ نہ کر سکے جو اس کا صَید ہو
یوں ہے ہزار پا کی طرح دامِ زندگی

عمرِ عزیز ہو نہ کہیں رائیگاں عزیز!
طیبہ سے دور جینا ہے الزامِ زندگی

طیبہ سے دور رہ کے گزاری ہے جس نے عمر
کیسے کرے گا دل سے وہ اکرامِ زندگی

دیتا ہوں حاضری درِ آقا ﷺ پہ بار بار
فضلِ خدا سے مَیں نہیں ناکامِ زندگی

یہ بھی درِ حضور ﷺ پہ رہ کر گزار دوں
باقی گنے چُنے جو ہیں ایّامِ زندگی

جب سرزمینِ طیبہ پہ خواہاں ہوں موت کا
مجھ پر نہ چل سکیں گے یہ احکامِ زندگی

جو موت آئے طیبہ میں، وہ موت ہے حیات
کس کام کا وگرنہ ہے انجامِ زندگی

طیبہ میں لوں میں آخری سانسیں، خدا کرے
ہو جائے شہرِ نور میں اِتمامِ زندگی

میرے قدم اٹھے ہوں سُوئے جنّتُ البقیع
دیکھوں نظر کے سامنے جب شامِ زندگی

باب العوالی اور قدومِ حضور ﷺ کے
ہو درمیان آخری اقدامِ زندگی

رازِ حیات مجھ پہ عیاں ہے، خدا گواہ
''اوروں کو دیں حضور ﷺ یہ پیغامِ زندگی
میں موت ڈھونڈتا ہوں دیارِ حجاز میں''

....

مدینہ دیکھ لیا، مکّہ کی زیارت کی
نظیر اِس کی جہاں میں، نہ کوئی اُس کی مثال

سیاہ کعبہ ہے تو سبز قُبّۂ اقدس
زمیں کے چہرے پر آئے نظر یہی دو خال

نظر نہ آئی تھی جب تک رہِ حجاز مجھے
تھے بے جہت سے مری زندگی کے ماہ و سال

مدینہ بستا ہے اہلِ وِلا کی نظروں میں
قسم بَلَدۃ کی ہوئی اس کی عظمتوں پر دالّ

نبی ﷺ کے شہر کی الفت نے کر دیا ہے غنی
وگرنہ میں تھا عبادت کے باب میں کنگال

مجھے تو گھسنے بھی دیتے نہ شہرِ آقا ﷺ میں
فرشتے کرتے جو اعمال کی مرے، پڑتال

نہ ڈگمگاؤں کبھی میں رہِ مدینہ میں
ہوں سو رکاوٹیں، سو آندھیاں ہوں، سو بھونچال

رسائیِ درِ سرکار ﷺ کے حوالے سے
نہ پائی ہم نے تو کچھ حیثیتِ مال و منال

قبول کرتا ہے آقا ﷺ کا شہرِ پاک مجھے
خدا کے فضل سے میرا بلند ہے اقبال

اُمید ہے مجھے لطفِ شہِ مدینہ ﷺ سے
دوبارہ حاضری ہو سکتی ہے مری امسال

جہاں بلاتے ہیں ہر سال مصطفیٰ ﷺ مجھ کو
وہیں پہ آئے مری زندگی کی شامِ مآل

قدم دیارِ پیمبر ﷺ کی سمت تیز کرو
منادی دے رہا ہے چل چلاؤ کی، گھڑیال

جو موت آئے تو شہرِ جنابِ سرور ﷺ میں
مری طویل گزارش کا ہے یہی اجمال

بفضلِ رب جو مجھے جنّتُ البقیع ملے
وصالِ حق ہو، وصالِ رسول ﷺ ہو یہ وصال

فضائے طیبہ میں آزاد روح میری ہو
مرے جسد کو لے خاکِ درِ حضور ﷺ سنبھال

اور، ان کے شہر میں تدفین گر نہ ہو ممکن
"ہَوا ہو ایسی کہ ہندوستاں سے اے اقبالؔ
اُڑا کے مجھ کو غبارِ رہِ حجاز کرے"

....

آنسو مہجوریٔ طیبہ میں جو ٹپکیں گے مرے
قُلزُمِ نور نظر آئے گا ہر قطرے میں

خُم پہ خُم وصلِ خدا کے مَیں لنڈھاتا جاؤں
مجھ کو طیبہ کی کھجوریں جو ملیں کھانے میں

مُردنی چھائی رہی تا دمِ مُردن اُس پر
گردِ طیبہ کا ہوا نور نہ جس چہرے میں

وقتِ آخر جو مرا جاننا چاہے، جھانکے
سب سے روشن جو مدینے میں ہے، اُس تارے میں

محوِ نظارۂ دربارِ نبی ﷺ ہوں جس وقت
ملک الموت کرے پیار مجھے ایسے میں

شہرِ آقا ﷺ میں اگر موت نہ آئے مجھ کو
ہے نہ کچھ لطف، نہ راحت، نہ مزا جینے میں

مجھ کو ہمسائگی آقا ﷺ کی میسّر ہو گی
میں جو بے خود ہوں ابھی سے، تو اسی نشّے میں

خاکِ طیبہ جو مرے جسم کو ہو جائے نصیب
معصیت جتنی ہے میری، وہ چھپے پردے میں

جان دے کر جو ملے مجھ کو بقیعِ اقدس
سُود ہی سُود کا امکان ہے اِس سَودے میں

قبر پر میری، رہے سایۂ قبّہ ان ﷺ کا
روزِ محشر بھی اٹھوں میں، تو اسی سایے میں

یہ تیقّن ہے، یہ معراجِ وفا ہے میری
''موت آ جائے جو طیبہ کے کسی کوچے میں
میں نہ اٹھوں جو مسیحا بھی کہے ''قُم'' مجھ کو''

....

کارگر میرے لیے ہے یہ یقیں
مجھ کو لے جائے گا طیبہ کارساز

قریۂ الفت سے جب مانوس ہوں
مجھ سے کب رہتا ہے خالق بے نیاز

ان کے در کا ہو رہوں ادنیٰ فقیر
بار پائے گر مرا ذوقِ نیاز

مسجدِ شہرِ پیمبر ﷺ ہو نصیب
ہو ادا مجھ سے محبّت کی نماز

میرے آقا ﷺ آپ کے در کی طرف
ہے توجّہ کا ازل سے ارتکاز

دیدِ طیبہ کے لیے' لو' پھر چلا
پھر ہوئی کوتاہ' لو' راہِ دراز

جینا' مرنا' سب وہیں پر ہے درست
ہر فضیلت میں یگانہ ہے حجاز

ہو تمنا کی پذیرائی مری
میں ہوں آقا ﷺ آپ کا مدحت طراز

جب فضائے طیبہ راس آئے مجھے
ہو قضا سے تب مرا راز و نیاز

ہو دمِ آخر بھی طیبہ میں نصیب
میں بھی ہم چشموں میں پاؤں امتیاز

میں سکینت آشنا ٹھہروں وہاں
ختم ہو طیبہ میں یہ عمرِ دراز

تھام لوں طیبہ میں خود دستِ قضا
میرے سرور ﷺ دیں اگر حکمِ جواز

آئے در پر آپ ﷺ کے، شامِ حیات
کام آ جائے مرا عجز و نیاز

رکھیے قدموں میں مجھے زیرِ زمیں
میرے والی! اے سبھوں کے چارہ ساز ﷺ

دفن ہوں مَیں گر بقیعِ پاک میں
در بہشتِ پاک کا ہو جائے باز

ہوں کرم کا ملتجی آقا حضور ﷺ
"ہست شانِ رحمتت گیتی نواز
آرزو دارم کہ میرم در حجاز"

....

فقط ہے قابل ثنا و مدحت کے، میرے آقا ﷺ کا شہرِ ذی شاں
عقیدتوں، الفتوں کے گجرے، مدینۂ طیّبہ کے شایاں

خدا نے جس شہرِ دل کشا کی محبّتیں مجھ کو بخش دی ہیں
وہی ہے سرمایۂ طریقت، وہی ہے گنجِ سلوک و عرفاں

ملے نہ توفیق گر تو سمجھو کہ تم سے نالاں ہوا مقدّر
جو حاضری ہو درِ نبی ﷺ پر، خدا کا ہے یہ عظیم احساں

پہنچ کے در پر، سفارش آقا ﷺ کی پا سکو گے، تو پھر بچو گے
گناہگاروں کو یہ ہدایت، کُھلی کُھلی دے رہا ہے قرآں

اگر نہ۔ ہوتی یہ سایہ افگن تو حسرتیں کس طرح نکلتیں
نگاہِ لطف و کرم سے رب کی، مدینہ آنا ہوا ہے آساں

ہے میری یادوں کا شہر آباد اُن دنوں سے، میں جب وہاں تھا
میں ایسی یادوں کے جاؤں قرباں، یہی تو ہے زندگی کا ساماں

زیادہ اشعار شہرِ آقا ﷺ کی مدحتوں کے ملیں گے اِن میں
جو چاہو تم تو اُلٹ کے دیکھو تمام اوراق ہائے دیواں

پہنچ گیا ہے جو جھولی پھیلائے شہرِ سرکارِ دو جہاں ﷺ میں
درِ نبی ﷺ سے وہ خالی لوٹے، نہیں ذرا سا بھی اِس کا امکاں

ہیں میرے احباب اِس سے واقف، یہ بن گئی ہے مِری روایت
کہ میں دیارِ نبی ﷺ کو جاتا ہوں، جب اٹھاؤں سفر کا ساماں

گناہگاری میں فرد ہوں میں، مگر ہوں ان کے کرم کا طالب
مجھے مدینے میں موت آئے، یہی ہے خواہش، یہی ہے ارماں

پھر ایسی حالت میں دوری اس کی، مجھے نہ محمود تھی گوارا
"بہارِ جنّت کو کھینچتا تھا ہمیں مدینہ سے آج رضواں
ہزار مشکل سے اُس کو ٹالا بڑے بہانے بنا بنا کر"

....

یہ جہاں تو کیا ہے، کوئی دیکھ لے اگلا جہاں
شہرِ محبوبِ خدائے پاک! بس تجھ سا ہے تُو

بن گئی آقا ﷺ کے دم سے، دیکھ، تیری حیثیت
اب نہیں یثرب کہ اب طیّبہ ہے تو، طابہ ہے تو

کوئی چاہے تو جہاں میں گھوم پھر کر دیکھ لے
دنیا کے شہروں میں ہر اک شہر سے اچھا ہے تو

کی ترے ذرّوں نے تاروں کی شباہت اختیار
یوں شبانہ روز ہر لحہ فلک پیما ہے تو

بستی یہ بستی نظر آتی ہے تیری یاد سے
یوں دلِ اربابِ عشق و اُنس میں بستا ہے تو

روح میری اک ترے دم سے تو پاتی ہے قرار
شہرِ جاں کے ایک اک گوشے میں یوں رہتا ہے تو

تو کرم فرما نہ ہو تو میری ہستی نیستی
میرا تو دیروز تو، امروز تو، فردا ہے تو

زندگی ہے تیری مرہونِ کرم اے شہرِ نور
جس میں ہم زندہ نظر آتے ہیں، وہ دنیا ہے تو

تجھ پہ ہے جَآءُوکَ کی کندہ نویدِ جاں فزا
ہے پناہ گاہِ گنہ گاراں تو وہ تنہا ہے تو

چودہ سو اکیس برسوں سے یہاں ہیں مصطفیٰ ﷺ
اس تخصص، ایسی عظمت کے سبب پیارا ہے تو

تو ہے عالی مرتبہ، تو رفعتوں کا ہے امیں
عرش آسا، اے دیارِ سیّدِ والا ﷺ ہے تو

تو نے دل میں سرورِ کونین ﷺ کو دی ہے جگہ
اے مدینہ! عشق کا مفہوم تو، معنیٰ ہے تو

واہ طیبہ! تو ہے ربِّ ہر دو عالم کی پسند
"آہ طیبہ! دیس ہے مسلم کا تو، ماویٰ ہے تو
نقطۂ جاذبِ تأثّر کی شعاعوں کا ہے تو"

....

ہے دل کش کس قدر شہرِ پیمبر ﷺ
فضا طیبہ کی کتنی ہے دل آویز

ثمر نخلِ عنایت کے نہ کیوں لائے
تخیل کیا نہیں ہے میرا زرخیز

مدینے کے شفا خانے میں آ کر
نہ پاؤ کوئی لمحہ درد آمیز

مدینہ ہے مری چاہت کا حاصل
ہے کشکولِ تمنّا میرا لب ریز

نبی ﷺ سے ہو مدینہ سے نہ ہو اُنس؟
رویّہ ہے یہ استعجاب انگیز

حضوری کی لگن کرتی ہے یارو!
مری تخییل کے توسن کو مہمیز

تجھے ملنا ملانا ہے جہاں سے
بہ فضلِ کبریا مَیں ہوں کم آمیز

مجھے آتی ہے خوش راہِ شَفاعت
ترا اشہب ہے راہِ زُہد میں تیز

مجھے اہلِ خرد سے واسطہ کیا
ہے موسم آج کل خاصا جنوں خیز

پناہِ عاصیاں ہے شہرِ طیبہ
تجھے ہے معصیت کاروں سے پرہیز

تجھے ہے ربط اہلِ اِتّقا سے
”تو باش ایں جا و با خاصاں بیامیز
کہ من دارم ہَوائے منزلِ دوست“

....

ربِّ جہاں نے دی ہے پذیرائی کی سَنَد
شہرِ نبی ﷺ کی مدحتوں میں انہماک کو

اللہ! اپنی بات بنی، کر دیا رفو
الطاف زائیوں نے گریباں کے چاک کو

مخلوقِ کائنات میں اشرف اُسے کہو
نسبت ہے خاکِ طیِّبہ سے جس مُشتِ خاک کو

نورِ بَصَر جو خاکِ مدینہ سے جا ملے
عزّت ملے گی حشر میں اس اِنسلاک کو

نعلِ نبی ﷺ کے ساتھ رہی جو شبِ وصال
دل میں جگہ دی عرش نے اُس خاکِ پاک کو

دیکھو تو' کیسا اوج ہوا ہے اسے نصیب
"عظمت ہے خاص پاک مدینے کی خاک کو
خورشید بھی گیا تو وہاں سر کے بل گیا"

....

امن کی جا ہے' طمانینت و رحمت کی جگہ
خاکِ طیبہ ہے کرم اور سکینت کا حصار

حاصلِ زیست ہوا شہرِ پیمبر ﷺ' مجھ کو
اس کے ذرّوں سے محبّت ہے' فضاؤں سے ہے پیار

ختم وہ گلشنِ فردوسِ بریں پر ہو گی
شہرِ آقا ﷺ کی طرف جو بھی گئی راہ گزار

اسی نسبت سے تو ہے میرا تخلّص قائم
ذکرِ الطاف و عنایاتِ مدینہ ہے شعار

بے خودی مجھ پہ نہ کیوں طاری رہے طیبہ میں
کیف ہے' نشّہ ہے' ہے جس کی فضاؤں میں خمار

کیفیت دل کی عجب ہو گئی اب تو یارو!
شہرِ سرور ﷺ سے ہُوا دور، چُھٹا صبر و قرار

دیدنی ہو گی درخشندگی اُس چہرے کی
جس پہ دنیا میں چمکتا ہو مدینے کا غبار

باغِ رضواں ہے اسی پھول کی نسبت سے بہشت
گلِ فردوسِ مدینہ سے ہے دنیا میں بہار

ڈھونڈنا چاہو اگر گم شدہ دل کو میرے
دیکھو طیبہ میں، یا ہو اس کا کوئی قرب و جوار

جتنے زوّار ہیں، سب زیرِ کرم رہتے ہیں
لطف فرماتے ہیں مہمانوں پہ میرے سرکار ﷺ

جس مرض میں بھی گرفتار ہو جو، آئے یہاں
دیدِ طیبہ پہ شفا یابی کا ہے دار و مدار

آخری سانس مدینے کی فضا میں آئے
اور جیوں زیرِ زمیں طیبہ میں تا روزِ شمار

میری دولت، مرا سرمایہ، مرا توشہ ہے
"مَیں نے سو گلشنِ جنّت کو کیا اُس پہ نثار
دشتِ طَیبہ میں اگر زیرِ قدم خار آیا"

....

نورِ وحدت سے منوّر جو ہُوا' خوش بخت ہے
وہ ہوا بدبخت' جس کا ہو گیا مقسوم شرک

اِس سے بڑھ کر تو تصوّر ہی نہیں ہے جُرم کا
ہو بیانیّہ کہ ہو منثور یا منظوم شرک

شرک فی التّوحید ہو یا فی الرّسالت شرک ہو
از رہِ قرآن و سُنّت ہو گیا مذموم شرک

اِس سے بچنا لازمی ہے' اِس سے دوری لابُدی
ہو جلی انداز میں واضح کہ ہو موہوم شرک

کچھ تردُّد لفظ یہ لکھنے میں بھی ہم کو رہا
ہم نے تو ڈرتے جھجکتے ہی کیا مرقوم ''شرک''

جس گھڑی تعلیمِ سرکارِ دو عالم ﷺ دیکھ لی
بس اسی پل شہرِ جاں سے ہو گیا معدوم شرک

جانیے بازیچۂ اطفال مت اِس لفظ کو
حق سے فارغ ہو کے ہوتا ہے مگر موسوم شرک

جب بتایا معرفت کے آشنا اقبالؒ نے
کس کو کہتے ہیں' یہ تب جا کر ہوا معلوم' شرک

ہم پہ آقا ﷺ آپ سے وحدت کی رمزیں کُھل گئیں
''اے کہ بعد از تو نبُوّت شُد بہ ہر مفہوم شرک
بزم را روشن زِ نورِ شمعِ عرفاں کردہ ای''

....

حاضری فضلِ خدا، اذنِ نبی ﷺ سے ہو گی
شہرِ سرکار ﷺ ہوا مرکزِ ایقاں میرا

''نعت'' کے چند رسالے یا کُتب سیرت کی
راہِ طیبہ میں یہی ہوتا ہے ساماں میرا

حاضری اور حضوری کی تمناؤں میں
میری امداد کیا کرتا ہے وجداں میرا

میں نے ابواء میں ستارے کو مودّب دیکھا
اوج پر ہو گا نہ کیوں اخترِ تاباں میرا

خود فراموشی کی حالت ہی میں سِل جاتا ہے
سوزنِ لطف و عنایت سے گریباں میرا

چشمِ رحمت کے اشارے پہ، فرشتوں نے کیا
نظر انداز عمل نامۂ عصیاں میرا

شعرِ اقبال پہ بنیاد رکھی ہے جس کی
فضلِ خالق سے ہے یہ گیارھواں دیواں میرا

رات دن شغل مرا، مدحتِ محبوبِ خدا ﷺ
ہے سخن گوئی میں صرف ایک یہ میداں میرا

تر زباں رہتا ہوں جو نعتِ نبی ﷺ میں پیہم
منتظر آپ نظر آئے گا رضواں میرا

نعت کے پُل سے گزرنے میں نہ دقّت ہو گی
ہاتھ تھامیں گے وہاں حضرتِ حسّانؓ میرا

خدمتِ نعتِ پیمبر ﷺ کے اک اک پہلو سے
کام مالک کے کرم سے ہے نمایاں میرا

میں نے سرکار ﷺ کے قدموں کی زیارت کر لی
تزکیہ میرا یہی ہے، یہی عرفاں میرا

ہو گی اُس روز بھی مدحِ رُخِ والا مجھ سے
حشر کے دن کے لیے بھی ہے یہ ارماں میرا

چند لفظوں میں عقیدے کو بیاں کرتا ہوں
''یہی اسلام ہے میرا' یہی ایماں میرا
تیرے نظّارۂ رخسار سے حیراں ہونا''

....

آپ سے آقا ﷺ جسے الفت نہ ہو' مومن کہاں
آپ سے الفت پہ ہے دینِ مبیں کا انحصار

رمزِ اظہار ربوبیّت ہے تخلیقِ حضور ﷺ
دیکھتی ہے یہ حقیقت میری چشمِ اعتبار

منتظر معراج میں تھے آپ' تو رب منتظر
کر رہا تھا لامکاں میں آپ کا وہ انتظار

آپ کے شہرِ منور کی قسم کھاتے ہوئے
کس ادا سے آپ کا رب نے بڑھایا ہے وقار

آپ کی بزمِ مقدّس میں پہنچ جاتا ہوں میں
لے کے چلتا ہے مجھے تخییل کا جب راہوار

مجھ کو کہتا ہے مطیعِ حق، خدائے انس و جاں
میں کہ ہوں فضلِ خدا سے آپ کا طاعت گزار

جب طوافِ روضۂ اقدس مرا معمول ہے
کیا بگاڑے گی مرا یہ گردشِ لیل و نہار

لو، میں بیت اللہ میں بیٹھا ہوں، کھاتا ہوں قسم
مجھ کو ذکرِ طیبۂ اقدس میں ملتا ہے قرار

ساری تخلیقات، گنجینوں خزینوں پر دیا
میرے آقا ﷺ! آپ کو ربِّ جہاں نے اختیار

رحمتٌ للعالمیں کے طور پر اللہ نے
سب عوالم پر دیا ہے آپ ہی کو اقتدار

آپ کی عظمت کو سب تسلیم کرتے جائیں گے
پائیں گے محشر میں رب سے آپ ایسا افتخار

میرا ایماں رب پہ ہے تو آپ کے کہنے سے ہے
"با خدا در پردہ گویم، با تو گویم آشکار
یا رسول اللہ ﷺ! او پنہان و تو پیدائے من"

....

مسلماں کے لیے باتیں مرے سرکارِ والا ﷺ کی
کہیں تبشیر ہو جائیں، کہیں تنذیر ہو جائیں

جو اہلِ عشق ہیں، جن کو ہے الفت سرورِ دیں ﷺ سے
مرے آقا ﷺ کا روضہ دیکھ کر، تصویر ہو جائیں

پہنچ جائیں براہِ راست فردوسِ معلیٰ تک
دیارِ پاک سرور ﷺ کے جو ہم رہ گیر ہو جائیں

ہم ایسے تو نہیں احساں فراموشی کے متوالے
شفاعت دیکھ کر آمادۂ تقصیر ہو جائیں

تمام اچھائیاں ہیں ان میں اپنی انتہاؤں پر
نہیں ممکن کہ عاداتِ نبی ﷺ تحریر ہو جائیں

در آقا و مولا ﷺ تک پہنچنے کے حوالے سے
سبب کیسے بھی ہوں، مت باعثِ تاخیر ہو جائیں

انہیں ڈھانے کو اک نظرِ کرم آقا ﷺ کی کافی ہے
محل جُرم و خطا کے گو یہاں تعمیر ہو جائیں

حقیقت جتنی ہے حسنات کی، وہ کھول دی جائے
جو باتیں خُلقِ آقا ﷺ کی ہیں، دل میں تیر ہو جائیں

نظر رہتی ہے دائم ان پہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی
نبی ﷺ کے نام لیوا کیوں کبھی دل گیر ہو جائیں

اگر دل سے درودِ مصطفیٰ صلِّ علیٰ نکلے
تو آہیں جتنی ہیں، سر تا بپا تاثیر ہو جائیں

مرے سرکار ﷺ کی عادت ہے عفو و درگزر کرنا
جو ہیں عادات میری لائقِ تعزیر، ہو جائیں

نبی پاک ﷺ تو دامن جھٹکنے کے نہیں قائل
تمنائیں جو ہیں، بس ان کی دامن گیر ہو جائیں

جو ہم سرکار ﷺ کے ہو جائیں تو پالیں نہ کیوں قابو
مسائل جس قدر بھی ہو سکیں گھمبیر، ہو جائیں

میں بن جاؤں پیمبر ﷺ کا جو سچا اُمتی دل سے
تو تدبیریں مری، ہم صورتِ تقدیر ہو جائیں

غلامی کا تعلّق پختہ تر ہو گر پیمبر ﷺ سے
زمین و آسمان و نجم و خُورِ تسخیر ہو جائیں

مجھے اپنے مقدّر کی بلندی کا ہے اندازہ
"عجب کیا گر مہ و پرویں مرے نخچیر ہو جائیں"
"کہ بر فتراکِ صاحب دولتے بستم سرِ خود را"

....

گرد پاتے نہ سُمِ توسنِ سرکار ﷺ سے گر
نور پھیلاتے زمانے میں کواکب کیوں کر

خیر کا منبع و مصدر ہیں ہمارے سرور ﷺ
ساری اچھائیاں ہیں خُلقِ نبی ﷺ میں مضمر

قدسی چاکر ہیں سبھی بارگہِ والا کے
کوئی مرسلؑ نہ ہُوا میرے نبی ﷺ کا ہمسر

میرے آقا ﷺ کے سوا کون ہوا' لب کھولو!
شفقت و رحمت و رافت کا' سخا کا پیکر

ہے خدا کو جو پیمبر ﷺ سے محبت' اس کے
چشم افلاک نے دیکھے ہیں ہزاروں منظر

میرے آقا ﷺ کی اداؤں سے قمر کی گردش
اک اشارے سے پلٹ آتا ہے شاہِ خاور

تاب اُس حسنِ جہاں تاب کی لا سکتا کون
جس کی پیزار کے ذرّوں سے ہیں رخشاں اختر

پھوٹی پڑتی ہے ضیا طیبہ کے بام و در سے
ذرہ ذرہ ہے یہاں لعل و گہر سے بڑھ کر

کرم خاص وہ فرمائیں گے دُنیا میں اِدھر
اور عُقبیٰ میں اُدھر ہوں گے شفیعِ محشر

ہو زمیں اپنی' فلک اپنا' زمانہ اپنا
تاجِ سر اپنا' نبی ﷺ کا ہو جو نعلِ اطہر

ہم بھی کہلائیں شفا بانٹنے والے' آقا ﷺ
ہو بُصیریؒ کی طرح ہم کو عنایت چادر!

یہ زمانے کے شدائد ہیں پرکاہِ مجھے
رحمتوں کا ہے مِرے آقا ﷺ کی' سر پر چھپرّ

واسطہ رنج و مصیبت سے، نہ غم سے کوئی
چشمِ الطاف ہے آقا ﷺ کی عنایت گستر

فرق واضح ہے کلیمؑ اور حبیبِ حق ﷺ میں
''ناز تھا حضرتِ موسیٰؑ کو یدِ بیضا پر
سو تجلّی کا محل نقشِ کفِ پا تیرا''

....

ہاتھ کس ہستی کا ہے خالق کا ہات
گفتگو خالق کی ٹھہری کس کی بات

وہ حبیبِ حق تعالیٰ ﷺ کون ہے
قابلِ تقلید ہے جس کی حیات

آفتاب آیا نکل فاران سے
ڈھل گئی طاغوت کی دیجور رات

وہ نبی ﷺ آمد سے جن کی، سر کے بل
گر پڑے تھے لات و عُزّیٰ و منات

رہنما ہیں نوعِ انساں کے لیے
آپ ﷺ کی سیرت کے سارے واقعات

آپ ﷺ کی رحمت عوالم کو محیط
آپ ﷺ کی عظمت کو حاصل ہے ثبات

فہم انساں پر کھلے ہیں آپ ﷺ سے
عقدۂ توحید کے سارے نکات

آپ ﷺ نے انسانیت پر وا کیے
زندگی کے راز، اسرارِ ممات

مظہرِ ربِّ دو عالم آپ ﷺ ہیں
آپ ﷺ کے زیرِ نگیں ہیں شش جہات

حبذا نورِ رسالت کا طلوع
آپ ﷺ نے ظلمات کو دے دی ہے مات

آپ ﷺ سے دنیا میں ظاہر ہو گئے
وحدتِ انسانیت کے معجزات

آپ ﷺ کی چشمِ شفاعت چاہیے
جس کے بل پہ ہو گی محشر میں نجات

درگزر کا ابر جائے گا برس
جس طرف فرمائیں گے آپ التفات

آپ سے ہے کائناتِ زندگی
"از تو بالا پایۂ ایں کائنات
فقرِ تو سرمایۂ ایں کائنات"

....

ہیں آپ کی نگاہیں سرِ لامکاں حضور ﷺ
آقا ﷺ قدوم آپ کے ہیں آسماں سریر

روشن چراغ آپ کو اللہ نے کہا
آقا ﷺ ہر ایک روشنی ہے جس سے مُستنیر

ہے آپ کی رسائی خدائے کریم تک
ہم آپ کے کرم نما در کے ہوئے فقیر

رب کریم کی رہی ان پر نگاہِ لطف
جو آپ ﷺ کے دیارِ کرم کے ہیں راہ گیر

ہے آدمی بھی آپ ہی کے دم سے آدمی
سرکار ﷺ نے جگا دیا انسان کا ضمیر

یہ بات اس نے سورۂ کوثر میں کی بیاں
اللہ نے عطا کیا ہے آپ ﷺ کو کثیر

جو فیض یابِ بارگہِ مصطفیٰ ﷺ ہوئے
دُنیا میں حشر تک ہیں وہی امن کے سفیر

خوشخبریاں ہی ہم نے سُنی ہیں حضور ﷺ سے
سرکار ﷺ! اپنے واسطے تو آپ ہیں بشیر

جس کو غنی کیا ہے محبت نے آپ کی
اس سے بڑا امیر کہاں، وہ کہاں فقیر

دہری ہیں حسن و عشق کی کیفیتیں یہاں
محبوب بھی، محبّ بھی ہوا آپ کا، قدیر

اے فخرِ انبیاء و حبیبِ لبیبِ حق ﷺ
"اے تجھ سے دیدۂ مہ و انجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعثِ تکوینِ کائنات"

....

ہے جو تقلید خدا وِرد درود مصطفی ﷺ
کیوں نہ ہو توقیر و تکریم اس کے عامل کے لیے

سب سے بڑھ کر کی گئی تعریف جن کی، آپ ہیں
اسم اعظم نامِ آقا ﷺ مردِ عاقل کے لیے

خود بڑھاتا ہے نبیؐ پاک ﷺ کی عزت خدا
کافی ہے اتنا اشارہ فردِ کامل کے لیے

آپ کے کردار سے سرکار ﷺ ملتا ہے ہمیں
حوصلہ جو چاہیے اِبطالِ باطل کے لیے

میرے آقا ﷺ جو دکھایا آپ نے انسان کو
اک وہی تو راستا سیدھا ہے منزل کے لیے

افضلیت پائی، عظمت پائی، عزت مل گئی
تمغے یہ اصحابؓ نے سرکار ﷺ سے مل کے لیے

بار آور اس کو ہونا ہے کرم سے آپ کے
ہم کیے جاتے ہیں کوشش جتنی حاصل کر لیے

ہیں وہی اعزاز آقا ﷺ کی محبت کے سبب
مزرعِ احساس میں پھولوں نے جو کھل کے لیے

موتی جب ملتے ہیں بحرِ لطف آقا ﷺ سے ہمیں
کیوں تکلف ہم کریں گے فکرِ ساحل کے لیے

آپ سے آقا ﷺ یہ اقبال قلندرؒ نے کہا
''ہے تری ذات مبارک حل مشکل کے لیے
نام ہے تیرا شفا دُکھے ہوئے دل کے لیے''

....

دو چارم کن بہ صبح من رانی شم را تاب مہ آوردہ است

نظیر اُس کی، نہ مثل ان کا کوئی ہے
خدا کا ہے، نہ ہے آقا ﷺ کا ثانی

نبیِ پاک ﷺ سے اپنے خدا کی
ملاقاتیں رہی ہیں لامکانی

نبی ﷺ کی شان میں رطبُ اللّساں ہوں
مقدر میں ہے رب کی ہم زبانی

جو مدحِ شاہ عالم ﷺ میں نہ گزرے
تو پھر کس کام کی یہ زندگانی

میں دیکھوں رُوئے حق رُوئے پیمبر ﷺ
کرے تقدیر جو کچھ مہربانی

خدا راضی ہو، راضی ہوں نبی ﷺ بھی
اگر کام آئے میری خوشِ بیانی

توجّہ میرے آقا ﷺ کی جو ہو جائے
ہر اک لمحہ ہو وقفِ شادمانی

نہ ہوتے آپ مہماں اُس کے محبوب ﷺ
تو کرتا کس لیے رب میزبانی

کہیں تھیں ''اُدْنُ مِنّی'' کی صدائیں
کہیں پر تھا جوابِ ''لَنْ تَرَانِیْ''

جو تھے پردے وہ ''اَوْ اَدْنٰی'' نے کھولے
ہوئے ہیں آشکارا سب معانی

مرے افکار روح و جاں کا حاصل
مرے اشعار دل کی ترجمانی

جہاں کا خالق و رب خود خدا ہے
وہاں سرکار ﷺ کی ہے حکم رانی

بوصفِ گیسو و رُوئے پیمبر ﷺ
کروں صبح و مسا کی مدح خوانی

کروں میں عرض اتنی مصطفیٰ ﷺ سے
جونہی کھولوں زبانِ بے زبانی

مجھے دیدارِ حق کی آرزو ہے
مری خواہش کی اتنی ہے کہانی

مگر دیدِ خدا، دید آپ کی ہے
"دوچارم کُن بہ صبحِ مَنْ تَرَانِیْ
شبم را تابِ مہ آوردۂ تُست"

....

طیبہ کی سمت جب سے جھکایا سرِ نیاز
کیسی بلندیوں سے ہُوا ہوں میں سرفراز

دھن ہے تو مجھ کو شہرِ نبی ﷺ تک رسائی کی
لَے اک درودِ پاک کی ہے جو ہے دل نواز

خوش بختیوں نے گھیر لیا ہے مجھے کہ ہوں
محبوبِ ربِّ ہر دو جہاں ﷺ کا ثنا طراز

میری نمازِ عشق کا مرکز درود ہے
قائم ہے زاہدوں سے مری حدِ امتیاز

اس کے بغیر حسنِ تیقّن کہاں نصیب
میں فلسفۂ عشق کا ہوں آشنائے راز

میں چاہتا ہوں، اس کا بیاں مختصر کروں
میرے نیازِ عشق کی ہے داستاں دراز

ممکن نہیں ہے سایۂ تخمین و ظن یہاں
تشکیک پُرفشاں ہو تو کیسی کوئی نماز

پیشانی ہی کا ذکر ہے کیا، دوستو، سنو!
خمسہ حواس کا ہے مدینے کو ارتکاز

کیا پوچھتے ہو میری عبادت کی کیفیت
میں متقی و زاہد . و عابد، نہ پاکباز

آیا سمجھ میں مجھ کو تعبُّد کا فلسفہ
امداد گار اپنا رہا فضلِ کارساز

دل نے ہی اپنے مسئلے حل کر دیئے سبھی
"عشقِ نبی ﷺ میں قبلہ نُما سے ہوں بے نیاز
نورِ یقیں سے قلب ہی قبلہ نما ہے آج"

....

میں ہوں محبوبِ خدا ﷺ کا مدح خواں
میری منزل ہے انھی کا آستاں

ہر زماں اور ہر مکاں سرور ﷺ کا ہے
لازماں ان کا ہے، ان کا لامکاں

وہ ہیں رحمت کائناتوں کے لیے
اور کوئی میرے آقا ﷺ سا کہاں

دیکھیے تو یہ پذیرائی، یہ اوج
میہماں سرکار ﷺ ہیں، رب میزباں

ہو گا جب ارشادِ آقا ﷺ پر عمل
ہو گا قائم تب کہیں امن و اماں

منزلِ عرفانِ رب کے رہنما
ہیں رسولِ حق ﷺ خدا کے رازداں

ہم تو نامحرم ہیں اپنی ذات سے
رازدارِ رب کہاں اور ہم کہاں

کس لُغت سے ڈھونڈ کر لائے کوئی
ان ﷺ کی مدحت کے لیے لفظ و بیاں

رحمتِ ہر دو جہاں ﷺ کے لطف سے
طے ہوئے جاتے ہیں سارے ہفت خواں

رب نے قرآنِ مُقدّس میں کیا
ان کے اَخلاقِ کریمہ کا بیاں

مرحبا وہ شخص، جس کے سر پہ ہے
اِتباعِ مصطفیٰ ﷺ کا سائباں

رہ نورد آقا ﷺ کی راہوں کے بنو
چاہتے ہو گر حیاتِ جاوداں

آسوۂ کامل ہے ان ﷺ کا سامنے
''در جہاں زی چوں رسولِ اِنس و جاں ﷺ
تا چوں او باشی قبولِ اِنس و جاں''

....

خدا یکتا ہے اپنی ہر صفت میں
نبی ﷺ محبوبیت کی ہیں اکائی

خدا کی ہے، جو ہے ان ﷺ کی اطاعت
خدا تک ہے، جو ہے ان ﷺ تک رسائی

ہے جس جس جا پہ رب کی حکمرانی
وہیں پر ان ﷺ کی ہے فرماں روائی

دیے ہیں اختیار ان ﷺ کو خدا نے
جنھیں تسلیم کرتی ہے خدائی

محبت ان ﷺ سے، خالق سے محبت
درود ان ﷺ پر، خدا کی ہم نوائی

بروزِ حشر رو رو کر نبی ﷺ نے
ہماری جان دوزخ سے بچائی

گھٹائے سے کسی کے، کیا گھٹے گی
خدا نے خود ہے شان ان ﷺ کی بڑھائی

مرے جُرموں میں، ان کی درگزر میں
تعلق پختہ تر ہے انتہائی

کوئی جنت کے لائق ہی نہیں تھا
نہ فرماتے اگر وہ رہنمائی

ہمیں دوزخ ملے گی ان ﷺ کے ہوتے؟
اڑائی ہے یہ دشمن نے ہوائی

مری کشتی کو کیا منجدھار کا ڈر
ہے محبوبِ خدا ﷺ کی ناخدائی

نبُوّت دی تھی جب نبیوںؑ کو رب نے
تو منوا لی تھی ختم الانبیائی

''اَلَمْ نَشْرَحْ'' ہوئی اسرا کی شب میں
خدا و مصطفیٰ ﷺ کی آشنائی

ہے جلوت اور خلوت میں یہی فرق
''خودی کی جلوتوں میں مصطفائی
خودی کی خلوتوں میں کبریائی''

....

مصطفیٰ ﷺ ٹھہرے ہیں خالق کے حبیب
ذات کی مظہر صفاتِ مصطفیٰ ﷺ

جس پہ چلنے کا اُلوہی حکم ہے
وہ نمونہ ہے حیاتِ مصطفیٰ ﷺ

نور کی صورت رہی ہے دستیاب
سارے عالم کو زکاتِ مصطفیٰ ﷺ

رحمتِ خالق اسی کا نام ہے
ہے میسّر التفاتِ مصطفیٰ ﷺ

سرفرازی دو جہاں میں ہو نصیب
ہو جو وردِ لب صلوٰۃِ مصطفیٰ ﷺ

معرفت ربِّ دو عالم کی ملے
ہو اگر عرفانِ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ

عاجز و درماندہ ہو کے سب عقول
مانتی ہیں معجزاتِ مصطفیٰ ﷺ

جس قدر اچھے ہیں الفاظ و حروف
رکھتی ہے وہ سب لُغاتِ مصطفیٰ ﷺ

لگتے ہی لایا شفائے کاملہ
چشمِ حیدرؓ پر لُعابِ مصطفیٰ ﷺ

کب رہیں تاریخ دانوں سے چھُپی
راہِ حق میں مشکلاتِ مصطفیٰ ﷺ

ثروت و عُسرت ہے ان کے زیرِ پا
”فقر و شاہی وارداتِ مصطفیٰ ﷺ
ایں تجلّی ہائے ذاتِ مصطفیٰ ﷺ“

....

قلم میرا سرِ عجز و ندامت جب جھکاتا ہے
تو لکھتا ہے ثنائے سیّدِ ہر دو جہاں ﷺ وافر

جو ہو رتبہ شناس ان کا، وہی کھولے زباں اپنی
کہاں ممکن کہ تعریفِ پیمبر ﷺ کر سکے شاعر

بنائے خالقِ ہر دو جہاں، ربِّ عوالم نے
زمین و آسمان و عرش و کرسی آپ ﷺ کی خاطر

صلوٰۃ اللہ کی ہے فرض، اور واجب صلوٰۃ ان ﷺ پر
ہمارے واسطے یہ حکم دو، رب نے کیے صادر

یہاں مدّاح اور ممدوح کا دُہرا تعلّق ہے
خدا مدحت سرا ان ﷺ کا، تو وہ اللہ کے ذاکر

محب سرکارِ عالم ﷺ کا ہے ایسا قادرِ مطلق
نبیِ پاک ﷺ کو جو قدرتیں دینے پہ ہے قادر

ہر اک پاکیزگی کا ہے تعلّق ذاتِ والا سے
مرے سرکارِ والا ﷺ ہیں مطہّر، اطہر و طاہر

کیا اک اک کو گرویدہ مرے آقا ﷺ کی سیرت نے
امین و صادق ان کو وہ بھی کہتے تھے، جو تھے منکر

رفاقت عمر بھر حاصل رہے گی ان کو بہجت کی
جو خوش بختی سے شہرِ آقا و مولا ﷺ کے ہیں زائر

ہمیں فضلِ خدا سے ہر جگہ نصرت میسّر ہے
یہاں بھی ہیں تو روزِ حشر بھی ہوں گے نبی ﷺ ناصر

منازلِ نعتِ سرور ﷺ کی، بہت اس سے ورا ٹھہریں
رہا گرچہ بہت پرواز پر تخییل کا طائر

بصارت اور بصیرت نے خبر دی ان کے بارے میں
ہے باطن ان کا ضو افگن تو جلوہ ریز ہے ظاہر

نظر ہے مہبطِ انوار اُس شیدا و والہ کی
ہوا جو جذبِ دل سے بارگاہِ عشق میں حاضر

دلِ سرمست و عاشق سے صدا اٹھتی ہے یہ پیہم
"نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل، وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یاسیں، وہ طٰہٰ"

....

اُن کی الفت لازمی ہم پر ہوئی
ہم کہ ٹھہرے ہیں نبی ﷺ کے اُمتی

بات اپنی ان ﷺ کے دم سے بن گئی
ورنہ صورت تھی بہت ناگفتنی

بعدِ خلاقِ دو عالم بالیقیں
ہے انھی کے واسطے ہر برتری

اب نبی کوئی نہ آگے گا، کہ ہیں
میرے آقا ﷺ خاتمِ پیغمبری

جھوٹ سے نفرت کا دیتے ہیں سبق
اور سکھلاتے ہیں آقا ﷺ راستی

کور تھے ہم، تھے جہالت آشنا
آپ ﷺ نے بخشا کمالِ آگہی

سرورِ ہر دو جہاں ﷺ دیتے رہے
دشمنوں کو بھی پیامِ آشتی

تا دمِ مرگ ان ﷺ کے ہاں جاتا رہوں
وہ مسلسل دیں جو اذنِ حاضری

ہو گئی فردِ عمل میری سپید
شافعِ روزِ جزا ﷺ نے دیکھ لی

نعت کی خدمت مرے سرکار ﷺ نے
مجھ کو دی از راہِ بندہ پروری

میں ہوں ممنونِ کرم سرکار ﷺ کا
اس کا مظہر کیا ہے؟ میری شاعری

ہم کو محبوبِ خدائے پاک ﷺ سے
جب محبت ہو گئی ہے واقعی

ہو گیا اپنا مقدر یوں رسا
"قوّتِ قلب و جگر گردد نبی ﷺ
از خدا محبوب تر گردد نبی ﷺ"

....

خواب میں تجھ کو پیمبر ﷺ جو زیارت بخشیں
تیری آنکھوں کو بھی رب دیکھنے والا کر دے

یہ بھی ممکن ہے کہ محشر میں مرا ربِ کریم
ورقِ نعت کو جنّت کا قبالہ کر دے

شعر تیرا جو مدینے میں پذیرا ہو جائے
ذرّۂ ریگ کو بھی مثلِ ہمالہ کر دے

آب ارادت کی، عقیدت کی جو دے دے کوئی
اشکِ خجلت کو مرے، لُولُوئے لالا کر دے

کوئی اپنائے جو عاداتِ کریمہ ان کی
زہرِ قاتل کو بھی امرت کا پیالہ کر دے

کر رقم سیرتِ آقا ﷺ کے کسی پہلو کو
طرز و اندازِ قلم نور کا ہالہ کر دے

نام اَخلاقِ رسولِ دو جہاں ﷺ کا لے کر
بات احسان و مروّت کی دوبالا کر دے

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ کا علَم اونچا کر
قدِ اِخلاص کو ہر طرح سے بالا کر دے

نعت کہہ دے جو تُو قرآں سے مضامیں لے کر
معنیٰ و لفظ کو اک نور کی مالا کر دے

روشنائی وہ برت نعت رقم کرنے میں
کفر و الحاد کے چہرے کو جو کالا کر دے

جوشش و جذبۂ ایماں کی قسم ہے تجھ کو
"قوّتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے"

....

باعثِ خوشنودیِ خالق ہُوا
محفلِ نعتِ نبی ﷺ کا انعقاد

سربلندی مل گئی مدّاح کو
جاگزیں دل میں ہوئی جب ان ﷺ کی یاد

چاہتے ہیں وہ ﷺ اُخوّت کے طفیل
نام لیواؤں میں امن و اتّحاد

کس کا دامن تھا تہی، خالی تھے ہاتھ
کون آیا ان ﷺ کے در سے نامراد

دل سے کر لو ان ﷺ کی رحمت پر یقیں
کام آئے گا یہ حسنِ اعتقاد

تھے پسندِ خاطرِ مولائے کُل ﷺ
قدسیوں نے دی ہے جن شعروں پہ داد

اپنی مرضی سے نبی ﷺ نے جو کہا
اس پہ فرمایا وہیں خالق نے صاد

صاحبِ میزان کو محشر کے دن
مرضیٔ آقا ﷺ پہ ہو گا اعتماد

ایک اک فتنہ مٹایا دہر سے
دور آقا ﷺ نے کیے سارے فساد

میرے آقا سرورِ کونین ﷺ نے
"از کلیدِ دیں درِ دنیا کُشاد
ہم چو اُو بطنِ اُمِ گیتی نزاد"

....

ذکرِ نبی ﷺ سے یارو! دل ہے گداز اپنا
اور ان کی یاد ہی سے ہے سوز و ساز اپنا

ایک ایک سانس اپنا ہو وقفِ مدحِ آقا ﷺ
ہستی ہماری رکھتی ہے یہ جواز اپنا

نامِ رسولِ اکرم ﷺ سننا تو سر جھکانا
قسمت کا یہ عُلو ہے، یہ ہے فراز اپنا

سرکار ﷺ ہی پہ چھوڑا خلاّقِ دو جہاں نے
اِخفائے راز اپنا، اِفشائے راز اپنا

کہتے ہیں دوست کس کو محبوبیت ہے کیا شے
روزِ نشور خالق کھولے گا راز اپنا

حسانؓ کی غلامی ان کی خصوصیت ہے
رکھتے ہیں یہ تشخص مدحت طراز اپنا

ہو گی بروزِ محشر ان ﷺ کی نظر اِدھر بھی
کام آئے گا بالآخر عجز و نیاز اپنا

ان کے کرم سے ہم کو ہے یہ یقینِ محکم
پہنچائے گا مدینے ذوقِ نیاز اپنا

ایک اک کتاب اپنی یکتا ہے، منفرد بھی
مدحت سرائی میں ہے یہ امتیاز اپنا

دنیا کے ہوں جھمیلے یا مسئلے ہوں دیں کے
نقشِ قدومِ آقا ﷺ ہے کارساز اپنا

رب کی نوازشیں ہیں، اس کا کرم ہے ہم پر
''سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز ﷺ اپنا
اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا''

....

میرے آقا ہیں، جو ہیں محبوبِ رب ﷺ
سرورِ والا حسب، عالی نسب

دے دیے اپنے محب ﷺ کو پیار سے
رب نے کیسے کیسے قرآں میں لقب

جن سے الفت ہے مِرے اللہ کو
ان کی الفت کا بھرو دم سب کے سب

ہے عملداری میں جن کی کائنات
بوریا ہے ان کو سامانِ طرب

حشر میں توقیر و عزّت پائے گا
ذکرِ آقا ﷺ میں رہا جو باادب

چشمِ سرور ﷺ میں پسندیدہ ہے وہ
دشمنِ دیں پر رہے جو پُرغضب

ہر مرض کے واسطے، اپنے لیے
چادرِ سرکار ﷺ ہے حُسنِ طلب

یہ دُعا ہے الفتِ سرکار ﷺ میں
پہنچوں میں ہر سال طَیبہ، میرے رب!

نعت کی خدمت کو، رب کا شکر ہے
کر لیا آقا ﷺ نے مجھ کو منتخب

دل گدازی رحمتِ عالم ﷺ سے مانگ
ہو نمازِ عشق میں مصروف جب

از جمالِ نورِ شمعِ مصطفیٰ ﷺ
دور ہوں خدّام سے ظلماتِ شب

شہرِ آقا ﷺ میں مسلسل ہو درود
یہ دُعا وردِ زباں ہو روز و شب

عاجزی کر رب سے، چاہت ان ﷺ کی مانگ
جو ہیں برزخ درمیانِ عبد و رب

ہمنوا ہو حضرتِ اقبال کا
"سوزِ صدّیق و علیؓ از حق طلب
ذرّہ عشقِ نبی ﷺ از حق طلب"

....

ہر حضور ﷺ میں ہے علالت کا کام کیا
کیا جسم کا ہے، روح کا ہے التزام کیا

ہر دم درِ عطائے نبی ﷺ ہے کھلا ہوا
دن ہو کہ رات ہو کہ سحر ہو کہ شام کیا

جاری کیا جو رب نے پیمبر ﷺ کی شکل میں
ہر شخص تک رسا نہیں وہ فیضِ عام کیا

جب عالمین کے لیے رحمت حضور ﷺ ہیں
اللہ نے انھی کو نہیں دی زمام کیا

طفلی کے عہد میں بھی ہوئے ان سے معجزات
سرکار ﷺ کا کھلونا ہے ماہِ تمام کیا

محبوبِ خلق و خالقِ ہر کائنات ﷺ کا
اسرا کی رات کو رہا حُسنِ خرام کیا

سب قدسیوں نے عرشِ بریں پر شبِ وصال
دیکھا وقارِ سیّدِ عالی مقام ﷺ کیا

مجھ سے سیاہ کار کا یہ بھیجنا، اے دوست!
سرکار ﷺ کو درود کیا، ان کو سلام کیا

رب کے کلامِ پاک کو دیکھو بغور تم
کرتے ہوئے خطاب لیا ان ﷺ کا نام کیا؟

مجھ پر ہے لطفِ رحمتِ سرکارِ دو جہاں ﷺ
با وصفِ رنج، لب پہ رہا ابتسام کیا

ہم پر بھی فرض ہو گیا آقا ﷺ کا احترام!
خالق نے ان کا خود نہ کیا احترام کیا

تسبیح پڑھیے اسمِ رسولِ امیں ﷺ کی ایک
پھر، عزرائیل دیکھیے ہوتا ہے رام کیا

قدمینِ مصطفیٰ ﷺ میں جو بیٹھے ہیں سرنگوں
پاتے ہیں اپنے رب سے وہ اونچا مقام کیا

دیکھوں درِ نبی ﷺ کے سوا، اور کس طرف
''آئے ہیں آپ ﷺ لے کے شفا کا پیام کیا
رکھتے ہیں اہلِ درد مسیحا سے کام کیا''

....

رسولِ پاک، محبوبِ خدا ﷺ نے
کیا حق کو جہاں میں آشکارا

وہ دنیا میں کہاں کھائے گا ٹھوکر
جسے آقا ﷺ کا حاصل ہے سہارا

کوئی سمجھے گا کیا خُلقِ نبی ﷺ کو
کوئی کیا بحر کا پائے کنارا

جو پہنچائے گا بالآخر مدینے
ملے گا روشنی کا وہ منارا

نبی ﷺ موجود ہوں گے حشر کے دن
ہُوا مُژدہ رساں یہ استعارہ

گنہگاروں میں گرچہ فرد ہوں میں
مگر وہ ہُوں، جو ہے آقا ﷺ کو پیارا

بُرے کام آیا، آتا ہی رہے گا
نبی ﷺ کی چشمِ رحمت کا اشارہ

انھی کے در کا ہوں ادنیٰ بھکاری
انھی کی بخششوں پر ہے گزارا

جو حاصل ہو گئی تسبیحِ صلوات
ہے مٹھی میں مقدر کا ستارہ

کسی صورت بھی سرکارِ جہاں ﷺ کو
نہیں تکلیف اُمت کی گوارا

اُسے جو بھی سزا دی جائے، کم ہے
جو ہو محمود ایسا، ہیچ کارہ

عقوبت ہے بجا، لیکن اے مالک!
"مکُن رُسوا حضورِ خواجہ ﷺ ما را
حسابِ من ز چشمِ اُو نہاں گیر"

....

راہِ نبی ﷺ پہ جو چلے، جو ہو حضور ﷺ کا غلام
دل سے نہ ایسے شخص کا کیسے کروں میں احترام

شبہہ ہو کس طرح مجھے، کیسے نہ ہو مجھے یقیں
دیکھی ہے میں نے آپؐ کے ہاتھ میں وقت کی زمام

رب کی جو کائنات ہے، آپؐ کے دم قدم سے ہے
رحمتِ عالمیں ہیں آپ، فیض ہے آپؐ ہی کا عام

روح کا مدّعا یہی، دل کا بھی اقتضا یہی
صبح و مسا، شبانہ روز، مدحِ نبی ﷺ ہے میرا کام

کہیں مَلک کہ "پیش ہو، راجا رشید نعت گو"
سب میں پکارا جائے جب نام بہ نام میرا نام

جس جس مقام پر لگے پاؤں حضورِ پاک ﷺ کے
فیضِ قدومِ پاک سے ، ہو گیا وہ فلک مقام

بات بنے گی کب مری ، جب تک نہ آپ پر حضور ﷺ
نام کو سنتے ہی پڑھوں دل سے درود اور سلام

آشتیانِ پاک کو کاش سحرِ نو ملے
ختم ہو اے حبیبِ حقؐ ان کے غم و الم کی شام

حکمِ رسولِ پاک ﷺ پر ، اپنے ہر ایک بھائی کی
جان و منال و آبرو ، سب کے لیے ہوئی حرام

وہ دلِ نابکار ہے جس میں نہ ہو نبی ﷺ کا عشق
نعت نہ لب پہ ہو اگر ، رائیگاں ہے وہ سب کلام

ایک قدم نہ چل سکوں اپنے نبی ﷺ کی راہ پر
دل میں نہ گر بٹھاؤں میں خُلقِ عظیم کا پیام

ساتھ نہ دے جو دل مرا ، ساری عبادتیں ریا
''شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب ، میرا سجود بھی حجاب''

....

کبریا سے میں یہ کرتا ہوں دُعا
ہو بیانِ شانِ آقا ﷺ کی لگن

زندگی گزرے نبی ﷺ کے عشق میں
ہو جو مجھ پر لطفِ ربِّ ذُوالمنن

ہے مقامِ سرورِ عالم ﷺ بڑا
یہ ہیں تعلیماتِ قرآن و سُنن

کوچہ ہائے طیبہ میں پھرتے ہیں جو
ہیں سرِ عرشِ علیٰ وہ گام زن

مدحِ سرکارِ جہاں ﷺ ہے اصلِ دیں
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ دینِ حسن

پہنچے گا ذرّاتِ شہرِ پاک تک
تا ثریّا ہو رسا فکرِ سخن

کیا حبیبِ کبریا ﷺ کا ہے مقام
جانتی ہے انبیاءؑ کی انجمن

مدحِ سرور ﷺ سے نہ باز آئیں گے ہم
اپنی سی کرتا رہے گو اہرمن

نعت ہے ڈالی عقیدت کی رشید
شعر کی تجسیم ہے گُل پیرہن

ذکرِ آقا ﷺ بند ہوتا ہے کہیں
سیکڑوں ابلیس گو کر لے جتن

ہم کو ہے اقرارِ شانِ مصطفیٰ ﷺ
وہ حبیبِ کبریا' شاہِ زمن ﷺ!

حمد تو سرکار ﷺ نے کر دی بیاں
کیا کروں اس باب میں فکرِ سخن

شان ہے سرکار ﷺ کی اپنی جگہ
ہے اگرچہ عہدِ حاضر پُرفتن

ہم نوا اقبالؒ کا ہوتا ہوں میں
''می توانی منکرِ یزداں شُدن
منکر از شانِ نبی ﷺ نتواں شُدن''

....

کوئی موضوع مجھے اور نہیں ہے بھاتا
میرا تو حسنِ ہنر نعت کے اِرقام سے ہے

اسمِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا اثر ہے شاید
آج جو فکرِ سخن مجھ کو سرِ شام سے ہے

میں جو دنیا کے جھمیلوں سے ہوا ہوں آزاد
سلسلہ اس کا حضور ﷺ آپ کے اِکرام سے ہے

میرے ہونٹوں پہ ثنائے شہِ والا ﷺ ہو گی
یہ تعلق بھی مِرا، حشر کے ہنگام سے ہے

راس مشروبِ درود آیا ہے، مجھ سے پوچھو
جو سکینت کا نشہ ہے، وہ اِسی جام سے ہے

چشم پوشی جو ہوئی میرے عمل نامے سے
قدسیوں کو بھی تحیّر مِرے انجام سے ہے

خیر مقدم کو چلا آتا ہے ان کے، رضواں
رشک سب لوگوں کو اس قسمتِ خدام سے ہے

قبۂ پاک کے دم سے ہے ہر اک شے محفوظ
جو تحفظ ہے، وہ اِس سقف و بام سے ہے

نام لیواؤں میں سرکار ﷺ کے آتا ہے نام
رشتہ آغاز کا قائم اسی انجام سے ہے

اسمِ سرکارِ مدینہ ﷺ ہے وظیفہ میرا
اِس سے بڑھ کر بھی تعلق کوئی اسلام سے ہے؟

نام جپتا ہوں میں ہر روز حبیبِ حق ﷺ کا
"خیمہ افلاک کا استادہ اِسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اِسی نام سے ہے"

....

مدینہ طیبہ ہو اس کی منزل
جو ہو پرواز پر تخییل کا طیر

ہے ان ﷺ سے جس کو الفت، وہ ہے اپنا
جو اُن سے لاتعلق ہے، وہ ہے غیر

جھکا سر جس کا ان کے آستاں پر
زمیں پر کس طرح رکھے بھلا پیر

وہی ہے جادہ الفت کا راہی
جسے ہر دشمنِ آقا ﷺ سے ہے بیر

درِ دولت سے سرور ﷺ کے، نہ اٹھنا
اگر چاہے کہ مل جائے تجھے خیر

کھڑا ہوتا ہوں جب چوکھٹ پہ ان کی
میں کرتا ہوں سر ہر آسماں سیر

یہ نکتہ مجھ کو مرشد نے سُجھایا
''مقام خویش اگر خواہی دریں دَیر
بحق دل بند و راہِ مصطفیٰ ﷺ رو''

....

شبِ معراج نے کیسا یہ تخصص پایا
تیسرا کوئی بھی اس شب کی اکائی میں نہیں

قربِ معبود کی سرکار ﷺ نے پائی منزل
راہ میں رہ گئے تھک ہار کے جبریلِ امیں

خلوتِ خاصِ خدا میں نبی ﷺ پہنچے اس رات
پہلے تو غارِ حرا میں بھی رہے گوشہ گزیں

وصل کے شوق نے سب منزلیں ماریں اس شب
پیشوائی کو ہوائیں بھی محبت کی چلیں

فاصلہ پہلے بھی بے نام تھا دو قوسوں کا
اپنے محبوب ﷺ کو خالق نے کِیا اور قریں

اس میں تسخیرِ جہاں کا بھی سبق ہے پنہاں
لائے جو میرے نبی ﷺ دینِ مبیں، شرعِ متیں

پہلے قاصد تھا وہ رب اور نبی ﷺ کے مابین
ہٹ گیا راہ سے معراج کی شب سدرہ نشیںؑ

اس کو تسخیرِ عوالم میں نہیں ہے تشکیک
جس کو سرکارِ دو عالم ﷺ کے کہے پر ہے یقیں

اُن سے مَنوائے ہیں اِسرا نے خدا کے اَسرار
سرِ افلاک جو کہتے تھے، کوئی چیز نہیں

یہ سبق ہم کو دیا رات کے اک حصے نے
کون سا در ہے عوالم کا کہ جو کُھلتا نہیں

کیا ہے اور کیسے ہے یہ سارا نظامِ شمسی
باتیں پردے میں تھیں جتنی، وہ سبھی آج کُھلیں

رفعتیں ساری ہیں سرکار ﷺ کے بندوں کے لیے
"رہِ یک گام ہے ہمّت کے لیے عرشِ بریں
کہ رہی ہے یہ مسلمان سے معراج کی رات"

....

یہ دل جو خالق و مالک کا گھر ہے
یہی ہے آپ کا سرکار ﷺ مسکن

محبت آپ کی، رب کی عبادت
یہ قصرِ روح کا ہے رنگ روغن

رفو ہو جائے میرا چاکِ داماں
میسّر ہو طریقت کی جو سوزن

جو چاہیں آپ تو پہنچے خدا تک
دعا، آہ و بُکا، فریاد، شیون

رسائی ہو جو میری اصلِ دیں تک
رسا عرشِ بریں تک ہو مرا من

میں اندھیاروں کے چُنگل میں پھنسا ہوں
دیا اُمّید کا ہو جائے روشن

خدا کو اور خودِ کو جان جاؤں
اگر فرمائیں آقا ﷺ دور الجھن

ہو مجھ پر سرِ توحید آشکارا
بنوں گا ورنہ میں دوزخ کا ایندھن

اسے پہچاننا بھی ہے ضروری
مرے آقا ﷺ، ہے میرا نفس دشمن

میں دل سے عبد بن جاؤں خدا کا
یہی تو اصل میں ہے کارِ احسن

اسی خاطر ہے آقا ﷺ یہ گزارش
''نویس اللہ بر لوحِ دلِ من
کہ ہم خودِ را، ہم اُو را فاش بینم''

....

یہ کیا سننے میں اپنے آ رہا ہے
مسلماں میں نہیں خودِ اعتمادی

کہیں پر اِنحطاط اَخلاق کا ہے
کہیں کمزوریاں ہیں اعتقادی

اسے کب بُزدلی سے تھا تعلّق؟
کہ اصلیّت تھی مُسلِم کی جہادی

خوشامد اور تملّق اور تصنّع
یہ کج وضعی ہے، یہ ہے بد نہادی

جہاں میں دندناتے پھر رہے ہیں
ستم گر، فتنہ جُو، ظالم، فسادی

لُٹی جاتی ہے اِستغنا کی دولت
لُٹیرے ہو گئے سب اِتّحادی

مِرے سرکار ﷺ فرمائیں توجّہ
مِٹے انسانیت کی نامرادی

گزارش کی نبی ﷺ سے جب کسی نے
تو لے ہم نے بھی پھر اس میں ملا دی

ہوئے اقبال کے یوں ہم نوا پھر
"ازاں فقرے کہ با صدّیقؓ دادی
بشورے آور ایں آسودہ جاں را"

....

مرے ممدوح ہیں صدّیقِ اکبرؓ
حبیبِ خالقِ اکبر ﷺ کے ہمدم

ہے جن کی مدح قرآنِ مبیں میں
انھیں کہیے حبیبؓ شاہِ عالم ﷺ

ہیں سرخَیلِ محبّانِ پیمبر ﷺ
ہیں بعدِ انبیاءؑ سب سے معظم

وہ ہمراہی تھے ہجرت کے سفر میں
شریکِ ثورؔ تنہائی کے محرم

انھیں فرمائے وہ ''صاحب ﷺ'' کا ساتھی
کہے ''دو میں کا ثانی'' ربِّ اکرم

شبِ اسرا کی بھی تصدیق کر دی
یقیں ان کا نبی ﷺ پر یوں تھا محکم

رہیں گے ساتھ ہی محشر کے دن تک
جو ہمراہِ نبی ﷺ رہتے تھے ہر دم

مرا مُرشِدؒ ثنا گوئے ابوبکرؓ
کہ جس سے فیض پاتا ہے اک عالم

انھی کے وصف میں یوں لب کُشا ہے
''خرابِ جُرأتِ آں رندِ پاکم
خدا را گفت ''ما را مصطفیٰ ﷺ بس''

....

حضور ﷺ ہم پہ کرم کی نگاہ فرمائیں
کہ زندہ بھی ہیں مگر زندگی نہیں ملتی

ہمارے لب تو شناسا ہیں مسکراہٹ سے
مگر یہ سچ ہے، حقیقی خوشی نہیں ملتی

تخیّلات کے اشہب کی دوڑ دیکھی ہے
خیال و فکر کی پاکیزگی نہیں ملتی

کُھلے ہیں دیدے مفادات کی طرف سب کے
خلوص و اُنس کی نظّارگی نہیں ملتی

کسی کو پا کے مصیبت میں، جو ابھر آئے
کسی بھی آنکھ میں ایسی نمی نہیں ملتی

ہر ایک سمت تکبّر کی حکمرانی ہے
کسی مزاج میں بھی عاجزی نہیں ملتی

جو دل سے نکلے، دلوں تک رسائی رکھتی ہو
کہیں پہ اب وہ ہمیں شاعری نہیں ملتی

بہت تلاش کیا دور دور تک ہم نے
دروغ و زور تو ہے، راستی نہیں ملتی

تمام سعی کے باوصف، یہ نتیجہ ہے
کہ رہزنی ہے بہت، رہبری نہیں ملتی

یہ پایا ہم نے جہاں بھر کی درسگاہوں میں
کہ شہرہ علم کا ہے، آگہی نہیں ملتی

زمانہ ہم پہ ستم ڈھا رہا ہے مدّت سے
وہ بے بسی ہے کہ اب آشتی نہیں ملتی

جھمیلے اس طرح کے آس پاس پھیلے ہیں
دباؤ میں ہمیں کوئی کمی نہیں ملتی

ہوئے ہیں خائب و خاسر جہاں کی قوموں میں
مِلل میں ہم کو کوئی برتری نہیں ملتی

دبائے بیٹھی ہیں ناکردہ کاریاں ہم کو
حضور ﷺ مخمصوں سے مخلصی نہیں ملتی

حضور ﷺ آپ کی اُمت میں ہیں مگر افسوس
بھٹک رہے ہیں، ہمیں روشنی نہیں ملتی

حضور ﷺ چاہتے ہیں رب سے رابطہ ہم بھی
بغیر آپ کے خالق رسی نہیں ملتی

حضور ﷺ آپ بلا لیجیے ہمیں طیبہ
"حضور ﷺ دہر میں آسودگی نہیں ملتی"

....

اپنے سرکار ﷺ پہ ظاہر ہیں ہمارے اعمال
عرض ہم پھر بھی کیے دیتے ہیں اپنی حالت

اپنی بدبختی ہے یہ، جس سے ہُوا ہے اپنا
مطمحِ قلب و نظر عیش و نشاط و عشرت

جب سے ابدان ہوئے روحِ محمد ﷺ سے تہی
ہم ہوئے جاتے ہیں دُنیا میں نشانِ عبرت

دونوں ہاتھوں سے لُٹاتے تھے زرِ علم کبھی
اب تہی دستی ہے اپنے لیے وجہِ خِفّت

نظم اور ضبط نہیں، بھیڑ ہے ہم شکلوں کی
کارواں کی کوئی صورت ہے، نہ شکلِ ملت

دیں کی تعلیم جو ہے، اس پہ عمل کرنے میں
ساری دنیا کو ہے معلوم ہماری غفلت

کینہ و بُغض و حسد سے ہے تعلّق گہرا
خُلق و احسان کی جانب نہیں کوئی رغبت

قحط ہے مہر و مروّت کا، وفا کا فُقدان
کب نظر آتی ہے اِخلاص کی کوئی صورت

جتنی اَقدارِ شرافت تھیں، ہوئی ہیں معدوم
قدر اب ہم میں نظر آتی ہے واحِد، دولت

اپنے ماحول میں اب کوئی دِیا تک بھی نہیں
اس طرح گھور اندھیروں میں گھری ہے قسمت

سیّئات اپنے مقدّر میں لکھی ہیں شاید
گم کیے بیٹھے ہیں حسنات سے اپنی نسبت

بولنا پڑ جائے اگر سچ ہی کسی موقع پر
آڑے آ جاتی ہے فی الفور ہماری لُکنت

جو حقوق اوروں کے ہیں، اور فرائض اپنے
ان سے ہوں عہدہ برآ، یہ نہیں اپنی عادت

جب حفاظت نہیں میراث کی کر پائے ہم
لے اُڑے دوسرے یہ دولتِ علم و حکمت

ہو گئی رفت گزشت عزّت و عظمت اپنی
بنی اقوامِ جہاں میں عجب اپنی دُرگت

جب رذائل میں گرفتار ہوئے ہیں سارے
دے گا کب تک ہمیں خلّاقِ دو عالم مُہلت

اپنے اعمالِ شنیعہ کی بدولت، اپنی
نشأۃ ثانیہ کی کوئی نہیں ہے صورت

پھر نہ اقبالؒ پیمبر ﷺ سے یہ کیسے کہتا
''یوں تو پوشیدہ نہ تھی تجھ سے ہماری حالت
ہم نے گھبرا کے مگر تذکرہ چھیڑا اپنا''

....

یہ بدبختی، یہ محرومی ہے یکسر
ہماری لے ہوئی جاتی ہے مدّھم

ندامت کے سبب بارِ گنہ سے
اتر آئی ہے اب پلکوں پہ شبنم

اتر جائے دلوں میں بات اُس کی
اگر لہجہ مبلغ کا ہو ریشم

مگر چکّر میں جلبِ منفعت کے
ہوئے ہیں مولوی رُسوائے عالم

جسَد ملّت کا ہے سرکار ﷺ زخمی
خدارا آپ رکھیے اِس پہ مرہم

میں اس کی سربلندی چاہتا ہوں
مجھے ہے اُمّتِ سرکار ﷺ کا غم

نظر آیا جو حالِ زارِ مسلم
ہوئی سرکار ﷺ! میری آنکھ پُرنم

انھیں آقا ﷺ خدارا چھین لیں اب
جو ہاتھوں میں ہیں بدعملی کے پرچم

نہ ہوں گے آپ گر ناصر ہمارے
کرم فرما نہ ہو گا ربِّ اکرم

خدارا وہ نظر ملّت کی جانب
کہ جس سے فیض پاتے ہیں دو عالم

مدد گر آپ ہوں تو ہوں مسلماں
نگاہِ التفاتِ رب کے محرم

رسائی اس کی، منزل تک ہے مشکل
چلا جس راہ پر ہے ابنِ آدم

گمان و وہم اب دل میں بسے ہیں
کبھی ایمان تھا اپنا بھی محکم

ہمارا کام کیا جمہوریت سے
کہ ہے یہ ظلم اور نفرت کا سنگھم

ہمیں درکار ہے دولت یقیں کی
عقیدہ ہو رہا ہے اپنا مبہم

مرا جذبہ ہے قومی، غم ہے ملّی
''من اے میرِ امم ﷺ داد از تو خواہم''

....

احوالِ واقعی

شاعر (راجا رشید محمودؔ) کے اب تک دس اُردو مجموعہ ہائے نعت (ورفعنا لک ذکرک۔ حدیثِ شوق۔ سیرتِ منظوم۔ منشورِ نعت۔ ۹۲۔ شہرِ کرم۔ مدیحِ سرکار ﷺ۔ قطعاتِ نعت۔ تیٰ علی الصلوٰۃ اور مخمساتِ نعت) اور دو پنجابی نعتیہ مجموعے (نعتاں دی اَتّی۔ حق دی تائید) اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ مجموعۂ کلام ''منظومات'' اور بچوں کے لیے نظموں کے مجموعے ''راج دُلارے'' میں بھی نعتیں ہیں۔ اس طرح مذکورہ بالا مطبوعہ اُردو مجموعہ ہائے کلام میں اب تک ۴ حمدوں اور ۳۸۳ نعتیہ غزلیات کے علاوہ ۴۹۷ نعتیہ قطعات، ۵۲ نعتیہ مخمسات، ایک نعتیہ مسدس، ۲ نعتیہ مثنویاں اور ۸۱۴ نعتیہ فردیات شامل ہیں۔ زیرِ نظر مجموعے کی تضمینیں ان کے علاوہ ہیں۔ نیز ۵۸۰ فردیات پر مشتمل ''فردیاتِ نعت'' ۵۳ نعتوں پر مشتمل ''نعت'' اور ۵۳ ہی نعتوں پر مشتمل ''حرفِ نعت'' الگ زیرِ طبع یا زیرِ ترتیب ہیں۔

پنجابی نعتیہ فردیات کا مجموعہ ''ساڈے آقا سائیں ﷺ'' بھی عنقریب شائع ہوگا۔

شاعر کے پہلے مجموعۂ نعت ''ورفعنا لک ذکرک'' کی چند نعتوں کے علاوہ کسی مجموعے کی کسی نعت میں (حتیٰ کہ پنجابی نعتیہ کلام میں بھی) حضور رسولِ اکرم ﷺ کے لیے ''تو'' یا ''تم'' یا ''اس'' کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا۔

بولتی ہوئی ردیفوں کے علاوہ بعض ادق ردیفوں اور سنگلاخ زمینوں میں بھی نعتیں کہی گئی ہیں۔

یہ تخصص انھی کو حاصل ہے کہ انھوں نے ۱۰۱ قطعات میں حضور رسولِ اکرم ﷺ کی ''سیرتِ منظوم'' لکھی۔ آج تک قطعات کی صورت میں سیرت لکھنے کی سعادت کسی اور شاعر نے حاصل نہیں کی۔ ان قطعات میں بھی حضور رسولِ اکرم ﷺ کے لیے واحد حاضر یا واحد غائب کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا۔

''شہرِ کرم'' ان کا ایسا مجموعۂ نعت ہے جس کے ہر شعر میں مدینۂ منورہ کا ذکرِ خیر ہے۔ یہ

اعزاز بھی اب تک کسی اور شاعر کو نصیب نہیں ہوا۔

"حیّ علی الصلوٰۃ" میں قریباً بارہ سو اشعار ہیں۔ اور ہر شعر میں درودِ پاک کا ذکر ہے (حتیٰ کہ حمد کے ہر شعر میں بھی)۔ اولیت کا یہ افتخار بھی راجا رشید محمود کا ہے۔

پنجابی اور اُردو نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ "منشورِ نعت" بھی انھی کا ہے۔ اب تک اس میدان میں بھی کوئی اور شاعر سامنے نہیں آیا۔ ۵۸۰ نئے اُردو نعتیہ فردیات کا ان کا مجموعہ "فردیاتِ نعت" بھی آج کل میں آنے والا ہے۔

اُردو میں نعتیہ خمسوں کا پہلا مجموعہ "مخمساتِ نعت" بھی انھی کا ہے جس کے بعض خمسوں میں نئے تجربے بھی کیے گئے ہیں۔

پنجابی مجموعۂ نعت "نعتاں دی اَتّی" پر ۱۹۸۸ میں اُس وقت کے صدرِ مملکت غلام اسحاق خان نے شاعر کو صدارتی ایوارڈ دیا۔ کسی پنجابی مجموعۂ نعت پر یہ پہلا صدارتی ایوارڈ تھا۔ ۶۳ نعتوں پر مشتمل' یہ پنجابی کا واحد مجموعۂ نعت ہے جس میں حضور رسولِ اکرم ﷺ کے لیے "تو" یا "تم" وغیرہ کا استعمال نہیں کیا گیا۔ اب تک' پنجابی کے کسی اور مجموعۂ نعت میں یہ اہتمام نہیں کیا جا سکا۔

۱۹۹۷ کی قومی سیرت کانفرنس منعقدہ اسلام آباد میں نعت کے سلسلے میں گرانقدر تحقیقی کام کرنے پر اس وقت کے وزیرِاعظم پاکستان محمد نواز شریف نے راجا صاحب کو خصوصی صدارتی ایوارڈ دیا۔

شاعرِ مشرق حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کے نعتیہ اشعار پر تضمینوں کا پہلا مجموعہ بھی "تضامینِ نعت" ہے۔ اس سے پہلے کسی شاعر کی ایسی کوئی کاوش سامنے نہیں آئی۔

"فردیاتِ نعت" "حرفِ نعت" "نعت" اور "ساڈے آقا سائیں ﷺ" اِن شاء اللہ العزیز جلد اشاعت پذیر ہوں گے۔

اظہر محمود

(ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)

راجا رشید محمودؔ کے اعزازات

۱۔ قومی سیرت کانفرنس منعقدہ ۱۹۸۸ (اسلام آباد) میں صدارتی ایوارڈ بدست غلام اسحاق خاں (صدرِ مملکت)

۲۔ فروغِ نعت کے سلسلے میں تحقیقی کام کرنے پر قومی سیرت کانفرنس ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ میں وزیرِاعظم پاکستان محمد نواز شریف سے خصوصی صدارتی ایوارڈ

۳۔ مرکزی مجلسِ حسّانؓ' قصور کی طرف سے ۱۹۸۵ میں نعت ایوارڈ

۴۔ روزنامہ جنگ اور ہمدرد کُتب خانہ کی طرف سے اشاعتِ نعت پر ۱۹۹۳ کا نعت ایوارڈ

۵۔ روزنامہ جنگ اور ہمدرد کتب خانہ کی طرف سے تحقیقِ نعت پر ۱۹۹۴ کا نعت ایوارڈ

۶۔ روزنامہ جنگ اور الہجویری کالجز کی طرف سے ۱۹۹۵ کا نعت ایوارڈ

۷۔ پاکستان نعت اکیڈمی' کراچی کی طرف سے فروغِ نعت کی منفرد اور نمایاں خدمات انجام دینے پر سلور جوبلی نعت ایوارڈ (۱۹۹۲)

۸۔ اردو قاعدہ (برائے جماعت اوّل) کی ایڈیٹنگ پر وفاقی وزارتِ تعلیم' حکومتِ پاکستان کی طرف سے خصوصی ایوارڈ

۹۔ صوبائی سیرت کانفرنس ۱۹۹۹ (منعقدہ لاہور) میں سیرت ایوارڈ

۱۰۔ انجمن ترقی اردو کی خصوصی تقریب (۱۷۔ اکتوبر ۱۹۷۰) میں قومی زبان کے لیے نمایاں خدمات پر "نشانِ سپاس"

۱۱۔ ماہنامہ "نعت" کی مسلسل اشاعت کے آٹھ سال مکمل ہونے پر رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے "نشانِ سپاس" دیا۔ (تقریب فلیٹیز ہوٹل' لاہور۔ ۳۱ مارچ ۱۹۹۶)

۱۲۔ ماہنامہ "نعت" کی باقاعدہ اشاعت کے دس سال مکمل ہونے پر میاں محبوب احمد (چیف جسٹس شریعت کورٹ پاکستان) نے "حرفِ استحسان" دیا۔ (تقریب ۷ جون ۱۹۹۸)



راجا رشید محمود کی مطبوعات

اردو مجموعہ ہائے نعت

-1 ورفعنا لک ذکرک 1993, 1998, 1977 (صفحات 136)
-2 حدیث شوق (دوسرا مجموعہ نعت) 1986,1984,1982 (صفحات 176)
-3 منشور نعت (اردو پنجابی فردیات) 1988 (صفحات 176)
-4 سیرت منظوم (بصورت قطعات) 1992 (صفحات 128)
-5 **92** (نعتیہ قطعات) 1993 (صفحات 112)
-6 شہر کرم (مدینہ طیبہ کے بارے میں نعتیں) 1996 (192 صفحات)
-7 مدیح سرکار ﷺ۔ 1997 (124 صفحات)
-8 قطعات نعت۔ 1998 (110 صفحات)
-9 حی علی الصلوٰۃ۔ 1998

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

-10 نعتاں دی ڈالی (صدارتی ایوارڈ یافتہ) 1987, 1985 (192 صفحات)
-11 حق دی تائید۔ 1956 (صفحات 8)

تحقیق نعت

-12 پاکستان میں نعت۔ 1994 (صفحات 224)
-13 غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ 1994 (صفحات 400)
-14 خواتین کی نعت گوئی۔ 1995 (صفحات 436)
-15 نعت کیا ہے؟ 1995 (صفحات 112)
-16 اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ اول۔ 1996 (408 صفحات)
-17 اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ دوم۔ 1997 (400 صفحات)

انتخاب نعت

-18 مدیح رسول ﷺ۔ 1973 (صفحات 198)
-19 نعت خاتم المرسلین ﷺ۔ 1993, 1988, 1982 (صفحات 164)
-20 نعت حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 276)
-21 قلزم رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 96)
-22 نعت کائنات (اصناف سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب) بسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ۔ جنگ پبلشرز کے زیر اہتمام۔ چار رنگا طباعت۔ 1993 (صفحات 816) بڑا سائز
-23 ماہنامہ نعت کی اشاعت کے ساڑھے دس برسوں میں بیسیوں موضوعات اور بہت سے شعراء نعت کی نعتوں کا انتخاب راجا رشید محمود نے کیا ہے۔ ماہنامہ نعت اب تک 17,000 (سترہ ہزار) صفحات شائع کر چکا ہے۔

اسلامی موضوعات پر کتابیں

-24 احادیث اور معاشرہ۔ 1988, 1987, 1986 (بھارت میں بھی چھپی) صفحات 192
-25 ماں باپ کے حقوق۔ 1993, 1985 (صفحات 112)
-26 حمد و نعت (تدوین) 16 مضامین' 49 منظومات۔ 1988 (صفحات 224)
-27 میلاد النبی ﷺ (تدوین) 16 مضامین' 80 میلادیہ نعتیں۔ 1988 کلکتہ (صفحات 236)
-28 مدینۃ النبی ﷺ (تدوین) 16 مضامین' 57 منظومات۔ 1988 (صفحات 224)

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

-29 اقبالؒ و احمد رضاؒ: مدحت گران پیغمبر ﷺ۔ 1982, 1979, 1977 (صفحات 112)
-30 اقبالؒ' قائداعظمؒ اور پاکستان۔ 1987, 1983 (صفحات 160)
-31 قائداعظمؒ ---- افکار و کردار۔ 1985 (صفحات 160)
-32 تحریک ہجرت 1920 (تاریخی و تحقیقی تجزیہ) 1994, 1986, 1982 (صفحات 464)

مزید کتابیں

-33 نزول وحی۔ 1998 (132 صفحات)
-34 میرے سرکار ﷺ۔ 1987 (صفحات 144)
-35 حضور ﷺ اور بچے۔ 1993 (صفحات 112)
-36 تسخیر عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ۔ 1993 (صفحات 256)
-37 درود و سلام۔ 1999, 98, 97, 96, 95, 94, 93 (دس ایڈیشن چھپے) صفحات 128
-38 قرطاس محبت (حب رسول ﷺ کے مظاہر) 1992 (صفحات 144)
-39 سفر سعادت' منزل محبت (سفرنامہ حجاز) 1992 (صفحات 224)
-40 راج دلارے (بچوں کے لئے نظمیں) 1991, 1987, 1985 (صفحات 96)
-41 میلاد مصطفیٰ ﷺ۔ 1991 (صفحات 48)
-42 عظمت تاجدار ختم نبوت ﷺ۔ 1991 (صفحات 32)
-43 منظومات (نعتیں' مناقب' نظمیں) 1995 (صفحات 160)
-44 دیار نور۔ (سفرنامہ حجاز) 1995 (صفحات 112)
-45 حضور ﷺ کی عادات کریمہ۔ 1995 (صفحات 256)

تراجم

-46 الخصائص الکبریٰ۔ جلد اول اردو (از علامہ سیوطیؒ) 1982
-47 فتوح الغیب (از حضرت غوث اعظمؒ) 1983
-48 تعبیر الرؤیا (منسوب بہ امام سیرینؒ) 1982
-49 نظریہ پاکستان اور نصابی کتب (تدوین و ترجمہ) 1971

راجا رشید محمود کا ایک مجموعہ نعت

شہرِ کرم

☆ جس کا ہر شعر شہرِ کرم، شہرِ تمنا، شہرِ سرکار ﷺ مدینہ طیبہ کی تعریف میں ہے۔
☆ جس میں ۹۲ نعتیں، بہت سے قطعات اور متفرق اشعار شامل ہیں۔
☆ دنیائے اسلام میں یہ پہلا مجموعۂ نعت ہے جس کے ہر شعر میں التزاماً حضورِ پُرنور ﷺ کے شہرِ پاک کا ذکرِ خیر ہے۔
☆ کتاب میں شہرِ کرم اور اس کے متعلقات کی بیس کے قریب نادر و نایاب چار رنگا تصاویر بھی شامل ہیں۔ تصاویر کے لحاظ سے بھی اس کتاب کی انفرادیت مُسلّم ہے۔
☆ صفحات ۱۹۲۔ کاغذ ۸۰ گرام۔ تصاویر آرٹ پیپر پر۔ سرورق اور اَستر پر شہرِ کرم کے روح پرور منظر کی دلکش تصویر
☆ اہلِ محبت کے لیے ہدیہ: صرف ایک سو روپے

ناشر
اختر کتاب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۰۰